مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان
ہفت روزہ
ختمِ نبوت
کراچی

محدث العصر علامہ شیخ سید محمد یوسف بنوری نور اللہ مرقدہٗ ارشاد فرماتے ہیں

میں نے
خود امام العصر مولانا محمد انور شاہ
کشمیری رحمۃ اللہ علیہ سے سنا
کہ جب یہ (قادیانیت کا) فتنہ کھڑا ہوا تو
چھ ماہ تک مجھے نیند نہیں آئی، اور یہ خطرہ لاحق ہو گیا کہ کہیں یہ
دینِ محمدی (علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام) کے زوال کا باعث یہ
فتنہ نہ بن جائے۔ فرمایا چھ ماہ کے بعد دل مطمئن ہو گیا کہ انشاء اللہ دین
باقی رہے گا اور یہ فتنہ مضمحل ہو جائے گا۔ میں نے
اپنی زندگی میں کسی بزرگ اور عالم کو اس
فتنہ پر اتنا دردمند نہیں دیکھا جتنا کہ حضرت
امام العصر رحمۃ اللہ علیہ کو۔ ایسا محسوس ہوتا تھا کہ دل میں
ایک زخم ہو گیا ہے۔ جس سے ہر وقت
خون ٹپکتا رہتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

رمضان کی آخری رات

حضرت ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان کی آخری رات میں آپ کی امت کے لئے مغفرت اور بخشش کا فیصلہ کیا جاتا ہے آپ سے دریافت کیا گیا۔ یا رسول اللہ! کیا وہ شب قدر ہوتی ہے ؟ آپ نے فرمایا کہ شب قدر تو نہیں ہوتی لیکن بات یہ ہے کہ عمل کرنے والا جب اپنا عمل پورا کر دے تو اس کو پوری اجرت ملتی ہے۔

تشریح اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رمضان مبارک کی آخری رات بھی خاص مغفرت کے فیصلے کی رات ہے لیکن اس رات میں مغفرت اور بخشش کا فیصلہ انہی بندوں کے لئے ہوگا۔ جو رمضان مبارک کے عملی مطالبات کسی درجہ میں پورے کرکے اس کا استحقاق پیدا کرلیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق دے۔

رویت ہلال

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چاند دیکھ کر روزے رکھو اور چاند دیکھ کر روزے چھوڑ دو۔ اور اگر (۲۹ تاریخ کو) چاند دکھائی نہ دے تو شعبان کی ۳۰ کی گنتی پوری کرو۔

تشریح: مطلب یہ ہے کہ رمضان کے شروع اور ختم ہونے کا دارومدار رؤیت ہلال یعنی چاند دکھائی دینے پر ہے صرف کسی حساب یا قرینہ وقیاس کی بنا پر اس کا حکم نہیں لگایا جا سکتا ——— پھر رؤیت ہلال کی ثبوت کی ایک شکل تو یہ ہے کہ خود ہم نے اس کو آنکھوں سے دیکھا ہو۔ اور دوسری صورت یہ ہے کہ کسی دوسرے نے دیکھ کر ہم کو بتایا ہو۔ اور وہ ہمارے نزدیک قابل اعتبار ہو۔ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی کبھی کبھی ایسا ہوا ہے کہ آپ نے کسی دیکھنے والے کی اطلاع اور شہادت پر رؤیت ہلال کو مان لیا اور روزہ رکھنے یا عید کرنے کا حکم دے دیا جیسا کہ آگے درج ہونے والی بعض احادیث سے معلوم ہوگا۔

(معارف الحدیث) (مولانا محمد منظور نعمانی)

ہفت روزہ ختم نبوت کراچی

زیر سرپرستی

حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم

سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

مجلس ادارت

مفتی احمد الرحمان

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر

مولانا بدیع الزمان

مولانا منظور احمد الحسینی

مینیجر

علی اصغر چشتی صابری، ایم۔اے۔ایل۔ایل۔بی

فی پرچہ: ڈیڑھ روپیہ

بدل اشتراک

سالانہ ———— ۶۰ روپیہ

ششماہی ———— ۳۵ روپیہ

سہ ماہی ———— ۲۰ روپیہ

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب ———— ۲۱۰ روپیہ

کویت، اومان، شارجہ دوبئی، امدان اور

شام ———— ۲۲۵ روپیہ

یورپ ———— ۲۹۵ روپیہ

اسٹریلیا، امریکہ، کنیڈا ———— ۲۸۰ روپیہ

افریقہ ———— ۲۱۰ روپیہ

افغانستان، ہندوستان ———— ۱۶۵ روپیہ

رابطہ دفتر

دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ پرانی نمائش کراچی ۳

ناشر: عبدالرحمٰن یعقوب باوا

طابع: کلیم الحسن نقوی انجمن پریس، کراچی

مقام اشاعت: ۲/A سائرہ مینشن ایم اے جناح روڈ کراچی

فہرست

۱۔ معارف الحدیث ———— مولانا منظور احمد نعمانی

۲۔ ابتدائیہ ———— عبدالرحمٰن یعقوب باوا ۴

۳۔ خصائل نبوی برشمائل ترمذی ———— حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی ۶

۴۔ افادات عارفی ———— ڈاکٹر عبدالحی عارفی ۷

۵۔ آداب رمضان ———— مولانا محمد یوسف لدھیانوی ۸

۶۔ مسائل زکوٰۃ ———— حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب ۱۱

۷۔ فتح مکہ ———— علی اصغر چشتی صابری ۱۴

۸۔ علمائے لدھیانہ اور عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ ———— مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی ۱۹

۹۔ بائبل سے بائبل کی تکذیب ———— ڈاکٹر احسان الحق رانا ۲۲

۱۰۔ کاروانِ ختم نبوت ———— ۲۳

جلد نمبر ۱ ———— شمارہ نمبر ۸

۲۳ رمضان المبارک تا یکم شوال ۱۴۰۲ھ

۱۶ جولائی سے ۲۳ جولائی ۱۹۸۲ء

ابتدائیہ

ختم نبوت

ابتدائیہ

مسلمانوں کو
ان "مذبح خانوں" سے بچائیے

عیسائی مشنری سرگرمیوں کا حال اخبار کی زبانی سنیئے :-

کراچی ۴ جولائی (نمائندہ جسارت) ٹاؤن ہال کنری میں علمائے کرام، کونسلروں اور معززین شہر کے ایک اجلاس میں کنری کرسچن ہسپتال کی اسلام کے خلاف سازش اور مسلمانوں کے جذبات کو مجروح اور اشتعال انگیز کارروائیوں پر "سخت تشویش" کا اظہار کیا گیا اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ ہسپتال کی آڑ میں عیسائیوں کے مشنری اداروں پر پابندی لگائی جائے جو دیہاتوں کے سادہ لوح اور غریب مسلمانوں کو لالچ اور دیگر ہتھکنڈوں سے اسلام سے منحرف کر کے عیسائی بنا رہے ہیں۔ آج کل ان کی مشنری کنری میں بہت زور شور اور دلیرانہ طور پر مصروف عمل ہیں۔ اجلاس میں حال ہی میں ایک مسلمان لڑکی کو عیسائی بنانے اور اس کے والدین کو لڑکی سے ملانے پر پابندی پر سخت غم و غصہ کا اظہار کیا گیا۔ اور عیسائیوں کے پادریوں اور ڈاکٹروں کو دو دن کے اندر لڑکی واپس کرنے کے لئے کہا گیا ہے۔ جن کو اس اجلاس میں بلایا گیا تھا۔

(روزنامہ جسارت ۵ جولائی ۸۲ء صفحہ ۲)

کنری کا یہ واقعہ مسلمانان پاکستان کے لئے لمحہ فکریہ ہے؟ اس قسم کے سینکڑوں واقعات ملک بھر میں برابر رونما ہو رہے ہیں۔ عیسائیت اور قادیانیت نے کھل کر اپنی تبلیغی مہم شروع کر دی ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہم نے ایسے واقعات کے تدارک کا کیا انتظام کیا ہے؟ ہم نے پہلے بھی لکھا تھا۔ کہ پاکستان جیسے نظریاتی ملک میں غیر اسلامی نظریات کے پرچار کی اجازت دینا سنگین غلطی ہو گی اور اس کے خطرناک نتائج برآمد ہوں گے۔

ہماری گزشتہ تاریخ کا مطالعہ کیجئے کہ برصغیر کی اسلامی حکومت کو کس نے تباہ کیا؟ اور اس کو کیسے زوال آیا۔؟ یہی تو وہ مشنری ادارے ہیں جو تاجروں کے بھیس میں یہاں داخل ہوئے یورپ سے عیسائی مشنری کی آمد کا سلسلہ شروع ہوا اور دیکھتے ہی دیکھتے انگریز نے اپنی حکومت قائم کر لی اور پھر اسکو دوام بخشنے کے لئے

ابتدائیہ

مسلمانوں

میں انتشار پیدا کیا گیا اور نئی
نبوت (قادیانیت) کا عظیم فتنہ برپا کیا گیا
اور اس کی سرپرستی کی گئی۔ جس کا خمیازہ ہم آج تک
بھگت رہے ہیں

کنری کا یہ شہر جو ضلع تھرپارکر میں واقع ہے اور پاکستان میں مرچوں کی سب سے بڑی منڈی ہے۔ بھارت کی سرحد کے قریب واقع ہے۔ یہاں قادیانیوں کی کافی آبادی اور ان کے بڑے بڑے اسٹیٹ ہیں۔ اس علاقہ میں ایک اندازے کے مطابق ۸۰ ہزار مربع ایکڑ قادیانیوں کی اراضی ہے اور ربوہ کو آب و دانہ یہیں سے مہیا ہوتا ہے۔ عیسائیوں کے علاوہ قادیانیوں کی بھی تبلیغی سرگرمیاں یہاں عروج پر ہیں۔ ساتھ ساتھ یہاں ہندوؤں کی آبادی میں برابر اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔

یہ سب باتیں ہماری آنکھ کھول دینے کے لئے کافی ہیں۔ ہم کنری کے مسلمانوں کے اس مطالبے کی بھرپور تائید کرتے ہیں۔ جس میں کہا گیا ہے کہ عیسائیوں کے مشنری اداروں پر پابندی لگائی جاوے عیسائیوں اور قادیانیوں کے رفاہی ادارے جن میں اسکول ہسپتال وغیرہ شامل ہیں دراصل مسلمانوں کے ایمانوں کی قتل گاہیں اور مذبحہ خانے ہیں۔ یہی تو وہ اڈے ہیں جہاں علاج معالجہ اور تعلیم کی آڑ میں مسلمانوں کے ایمانوں پر ڈاکہ ڈالا جاتا ہے اور ان کو مرتد بنایا جاتا ہے۔ قادیانیوں اور عیسائیوں کے ڈاکٹر یا استاد جہاں کہیں بھی ہوں وہ سب سے پہلے اپنے مذہب کی تبلیغ کرتے ہیں۔

آخر میں ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ ان "مذبح خانوں" سے مسلمانوں کے متاع ایمان کو بچائے اور قادیانیوں، عیسائیوں کے رفاہی اداروں کو اپنی تحویل میں لے لے۔ اس کے علاوہ کنری کے حالیہ واقعہ کی تحقیق کی جائے اور وہاں کے مسلمانوں کو مطمئن کیا جائے۔

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

قرآن حکیم کی مقدس آیات اور احادیث نبوی ﷺ آپ کی دینی معلومات میں اضافے اور تبلیغ کے لئے شائع کی جاتی ہیں ان کا احترام آپ پر فرض ہے لہٰذا جن صفحات پر یہ آیات درج ہیں ان کو صحیح اسلامی طریقے کے مطابق بے حرمتی سے محفوظ رکھیں

خصائل نبوی برشمائل ترمذی

بسلسلہ ختم نبوت

حضورؐ کی مہرِ نبوت پر "محمد رسول اللہ" لکھا ہوا تھا

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب مدنیؒ کی کتاب خصائل نبوی برشمائل ترمذی سے ایک ورق

باب ماجاء فی خاتم النبوۃ

حدثنا قتیبۃ بن سعید حدثنا حاتم بن اسماعیل عن الجعد بن عبد الرحمٰن قال سمعت السائب بن یزید یقول ذہبت بی خالتی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ان ابن اختی وجع فمسح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راسی ودعا لی بالبرکۃ وتوضأ فشربت من وضوءہ وقمت خلف ظہرہ فنظرت الی الخاتم الذی بین کتفیہ فاذا ہو مثل زر الحجلۃ۔

فائدہ: یہ مضمون حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ شریف کے ذیل میں ہونے کی وجہ سے پہلے باب کا جزو ہونا چاہیے تھا مگر شدت اہتمام کی وجہ سے اور نیز اس وجہ سے کہ یہ معجزہ و علامات نبوت سے بھی ہے۔ اس کو علیحدہ ذکر کیا جاتا ہے مہر نبوت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن مبارک پر ولادت ہی کے وقت سے تھی جیسا کہ فتح الباری نے بواسطہ یعقوب بن سفیان حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث سے نقل کیا ہے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات میں جب صحابہ کرام کو شک ہوا تو حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مہر نبوت کے نہ ہونے سے وصال پر استدلال کیا ہے کہ اس وقت وہ نہیں رہی تھی۔ چنانچہ سخاوی نے اس قصہ کو تفصیل سے نقل کیا ہے۔ اس میں اختلاف ہے کہ اس مہر نبوت پر کچھ لکھا ہوا تھا یا نہیں۔ ابن حبان وغیرہ نے اس کی تصحیح کی ہے کہ اس پر محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا اور بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس پر (سر فانت المنصور) لکھا ہوا تھا جس کا ترجمہ ہے کہ تم جہاں چاہو جاؤ تمہاری مدد کی جائے گی۔ بعض اکابر کی رائے یہ ہے کہ یہ روایتیں ثبوت کے درجہ کو نہیں پہنچی ہیں۔ اس باب میں امام ترمذی نے آٹھ حدیثیں ذکر فرمائی ہیں۔

سائب بن یزید کہتے ہیں کہ مجھ کو میری خالہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئیں اور عرض کیا کہ میرا بھانجا بیمار ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لیے دعائے برکت فرمائی (بعض علماء کے نزدیک حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا سر پر ہاتھ پھیرنا اس بات کی دلیل ہے کہ ان کے سر پر ہاتھ پھیرنا اس بات کی دلیل ہے کہ ان کے سر میں کوئی تکلیف تھی۔ لیکن بندہ ضعیف کے نزدیک چونکہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کے سر پر ہاتھ پھیرنا شفقت کے لیے تھا اس لیے کہ دو ہجری میں ان کی ولادت ہے تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے وقت بھی ان کی عمر آٹھ نو سال سے زائد کی نہیں تھی اس لیے یہ ہاتھ مبارک پھیرنا شفقت کا تھا جیسے کہ بزرگوں کا معمول ہوتا ہے اور علاج کے لیے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کا پانی پلایا، جیسا کہ آگے آتا ہے۔ یا کوئی اور تجویز فرمائی۔ بالخصوص جب کہ بخاری شریف کی روایت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ان کے پاؤں میں کوئی تکلیف تھی) اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا تو میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا پانی پیا (حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ وضو ممکن ہے کہ اپنی کسی غرض سے ہو لیکن ظاہر یہ ہے کہ ان کی دوا و پانی پلانے ہی کی غرض سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا) پس اتفاقیہ یا قصداً حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پس پشت کھڑا ہوا تو میں نے مہر نبوت دیکھی جو مسہری کی گھنڈیوں جیسی تھی (جو کبوتر کے بیضہ کے برابر بیضوی شکل میں اس پردہ میں لگی ہوئی ہوتی ہے جو مسہری پر لٹکایا جاتا ہے۔ علماء اس لفظ کے ترجمہ میں مختلف ہو گئے ہیں جس کا میں نے یہ ترجمہ کیا ہے۔ بعض لوگوں نے اور طرح سے ترجمہ فرمایا ہے لیکن امام نوویؒ نے جو مسلم شریف کے مشہور شارح ہیں انہوں نے ان ہی معنی کو ترجیح دی ہے)۔

اس حدیث میں اگر وضو کے پانی سے وضو کا بچا ہوا پانی مراد ہے تب تو کوئی اشکال و اختلاف ہی نہیں اور اگر وضو کا وہ پانی مراد ہے جو بدن سے دھو کر گرتا ہے جس کو ماء مستعمل کہتے ہیں تب بھی کوئی اشکال اس جگہ نہیں اس لیے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے تو فضلات تک بھی پاک ہیں پھر مستعمل کا کیا ذکر۔

پندو نصائح

افادات عارفی

محبّت کا عنوان بہت ہی وسیع ہے

ضبط و ترتیب:۔
منظور احمد الحسینی

ملفوظات

عارف باللہ حضرت ڈاکٹر عبد الحی فاروقی مدظلہ العالی

فرمایا:۔ ہمارے تھانوی ؒ نے غذا کے عنوان میں زندگی کا رُخ ہی بدل دیا۔ ایک دن فرمانے لگے میں گھر میں لوکی کھا رہا تھا جب کہ لوکی کا موسم نہیں تھا (میں نے گھر میں پوچھا کہ یہ بے موسم لوکی کہاں سے آگئی تو انہوں نے کہا کہ میں نے سبزی لانے والے سے کہہ رکھا ہے اور تاکید کر دی ہے کہ اگر سبزیوں میں لوکی ملے تو اس کو ضرور لایا کرو اس لئے کہ یہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کو پسند ہے۔ مجھے پسینہ آگیا کہ ہم عالم کہلاتے ہیں قرآن پڑھا، حدیث پڑھی فقہ پڑھی۔ مگر یہ جذبہ کیوں نہیں پیدا ہوا ہم دیکھیں کہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی محبوب غذائیں کون کونسی ہیں۔ پھر تین چار دن میں نے اسی بات پر صرف کئے اور صبح شام اپنی غذا کا جائزہ لیا اور یہ دیکھا کہ کون کون سے کام مسلمان ہونے کی وجہ سے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت و تعلق کی بناء پر اپناتا ہوں (اور کون کون سے کام صرف علم کی بنا پر شروع کر رکھے ہیں) اور کتنے ہیں کہ جن سے اب تک محروم ہوں۔

فرمایا:۔ ایک ساتھی ایک مرتبہ کھانا کھا رہے تھے۔ سالن میں لوکی کے ٹکڑے شامل تھے۔

ان کے صاحبزادے نے یہ کہا کہ مجھے پسند نہیں، فوراً اٹھا دیا۔ تنبیہ فرمائی اور ڈانٹ کر کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کو جو چیز پسند تھی تم نے اسکو غیر پسندیدہ کیسے کہہ دیا۔

فرمایا:۔ ایک بڑے میاں ہمارے ہاں آیا کرتے تھے ہم نے اُن سے ایک دن کہا کہ ہمارا جی چاہتا ہے کہ آج سے آپ اور ہم میں دوستی تعلق اور محبت صرف اللہ کے لئے ہو کیونکہ ایک جگہ دیکھا تھا کہ جو بندے صرف اللہ کیلئے محبت کرتے ہیں وہ ستر ہزار برس پہلے بغیر حساب کتاب جنت میں داخل ہوں گے۔ رات کو جب ہم لیٹے تو سوچ میں پڑھ گئے (کہ ہم نے ان کے ہاتھ میں ہاتھ ڈال تو دیا) اور اپنے آپ کو کہا تم نے تو بہت بڑا معاہدہ کر لیا اگر بڑے میاں بیمار ہوئے تو تم تیمارداری کرو گے فلاں فلاں چیز کی ان کو ضرورت ہوئی تو تم پوری کرو گے صرف محبت کا دعویٰ ہی دعویٰ ہے۔ محبت کا حق کس طرح ادا کرو گے صرف اس لالچ میں کہ ستر ہزار برس پہلے بغیر حساب کتاب جنت میں داخل ہوجائیں گے۔ ایک جذبہ اٹھا اس کے تحت تم نے معاہدہ کر لیا اب میں سوچ میں پڑ گیا کیا کیا جائے۔ بڑی تشویش دل میں پیدا ہوئی بڑے میاں جب صبح ملیں گے تو ہم ان سے کہہ دیں گے کہ ہم سے محبت کا حق ادا نہیں ہوگا اور نہ آپ ادا کر سکیں گے۔ ہم نے آپ سے اپنی حیثیت سے بالاتر معاہدہ کر لیا ہے۔ اس لئے ہم معاہدہ ختم فرماتے ہیں پھر بعد میں میں نے اس سلسلے میں حضرت تھانوی ؒ سے رجوع فرمایا تو آپؒ نے فرمایا کہ تم کاہے کو گھبراتے ہو۔ جس کو تم نے سامنے رکھ کر معاہدہ کیا ہے جس کے لئے تم نے محبت کی ہے وہ خود تمہاری مدد کرے گا لہٰذا اپنے معاہدے پر قائم رہو۔

سر مدغم عشق بوالہوس را ندہند
سوزِ دل پروانہ مگس را ندہند
عمرے باید کہ یار آید بکنار
ایں دولت سرمد ہمہ کس را ندہند

محبت کا عنوان بہت وسیع ہے کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

نہ چھوڑا شائبہ تک دل میں احساس دو عالم کا
معاذ اللہ محبت کا یہ انداز حد لقا نہ!

ارکانِ اسلام

بسلسلہ آدابِ رمضان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

روزہ ڈھال ہے جب تک اسکو پھاڑے نہیں

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

حدیث

حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ روزہ ڈھال ہے جب تک کہ اس کو پھاڑے نہیں (نسائی ابن خزیمہ، بیہقی، ترغیب)

اور ایک روایت میں ہے کہ عرض کیا یا رسول اللہ! یہ ڈھال کس چیز سے پھٹ جاتی ہے، فرمایا، جھوٹ اور غیبت سے (طبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرہؓ۔ ترغیب)

حدیث

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے رمضان کا روزہ رکھا اور اس کے حدود کو پہچانا۔ اور جن چیزوں سے پرہیز کرنا چاہیے ان سے پرہیز کیا تو یہ روزہ اس کے گذشتہ گناہوں کا کفارہ ہوگا۔ (صحیح ابن حبان، بیہقی، ترغیب)

دو عورتوں کا قصہ

حدیث:۔ حضرت عبید، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد شدہ غلام، کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یہاں دو عورتوں نے روزہ رکھا ہوا ہے اور وہ پیاس کی شدت سے مرنے کے قریب پہنچ گئی ہیں آپؐ نے سکوت اور اعراض فرمایا۔ اس نے دوبارہ عرض کیا۔ غالباً دوپہر کا وقت تھا کہ یا رسول اللہ! بخدا! وہ تو مر چکی ہوں گی یا مرنے کے قریب ہوں گی۔ آپؐ نے ایک بڑا پیالہ منگوایا اور ایک سے فرمایا کہ اس میں قے کرے اس نے خون، پیپ اور تازہ گوشت وغیرہ کی قے کی۔ جس سے آدھا پیالہ بھر گیا پھر دوسری کو قے کرنے کا حکم دیا اس کی قے میں بھی خون پیپ اور گوشت نکلا جس سے پیالہ بھر گیا آپؐ نے فرمایا کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حلال کی ہوئی چیزوں سے تو روزہ رکھا اور حرام کی ہوئی چیزوں سے روزہ خراب کر لیا۔ کہ ایک دوسری کے پاس بیٹھ کر لوگوں کا گوشت کھانے لگیں۔ (یعنی غیبت کرنے لگیں) (احمد۔ ابن ابی الدنیا ورواہ ابوداؤد والطیالسی وابن ابی الدنیا فی ذم الغیبۃ والبیہقی عن انس۔ ترغیب)

روزے کے درجات

حجۃ الاسلام امام غزالی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ روزے کے تین درجے ہیں۔ عام[1]، خاص[2]، خاص الخاص[3]۔ عام روزہ تو یہی ہے کہ شکم اور شرمگاہ کے تقاضوں سے پرہیز کرے جس کی تفصیل فقہ کی کتابوں میں مذکور ہے اور خاص روزہ یہ ہے کہ کان، آنکھ، زبان، ہاتھ، پاؤں اور دیگر اعضا کو گناہوں سے بچائے یہ صالحین کا روزہ ہے اور اس میں چھ باتوں کا اہتمام لازم ہے۔

(۱) آنکھ کی حفاظت:۔ کہ آنکھ کو ہر مذموم و مکروہ اور اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل کرنے والی چیز سے بچائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ:

نظر شیطان کے تیروں میں سے ایک زہر میں بجھا ہوا تیر ہے پس جس نے اللہ تعالیٰ کے خوف سے نظر بد کو ترک کر دیا اللہ تعالیٰ اس کو ایسا ایمان نصیب فرمائیں گے کہ اس کی حلاوت (شیرینی) اپنے دل میں محسوس کرے گا۔ (رواہ الحاکم وصحیح اسنادہ من حدیث حذیفہ)

(۲) زبان کی حفاظت :۔ کہ بیہودہ گوئی، جھوٹ، غیبت، چغلی، جھوٹی قسم اور لڑائی جھگڑے سے اسے محفوظ رکھے، اسے خاموشی کا پابند بنائے اور ذکر و تلاوت میں مشغول رکھے۔ یہ زبان کا روزہ ہے، سفیان ثوری کا قول ہے کہ غیبت سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے مجاہد کہتے ہیں کہ غیبت اور جھوٹ سے، روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ روزہ ڈھال ہے پس جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو نہ کوئی بیہودہ بات کرے نہ جہالت کا کوئی کام کرے اور اگر اس سے کوئی شخص لڑے جھگڑے یا اسے گالی دے تو کہہ دے کہ میرا روزہ ہے۔

(۳) کان کی حفاظت :۔ کہ حرام اور مکروہ چیزوں کے سننے سے پرہیز کرے کیونکہ جو بات زبان سے کہنا حرام ہے اس کا سننا بھی حرام ہے۔

(۴) بقیہ اعضاء کی حفاظت :۔ کہ ہاتھ پاؤں اور دیگر اعضاء کو حرام اور مکروہ کاموں سے محفوظ رکھے اور افطار کے وقت پیٹ میں کوئی مشتبہ چیز نہ ڈالے۔ کیونکہ اس کے کوئی معنی نہیں کہ دن بھر تو حلال سے روزہ رکھا اور شام کو حرام چیز پر کھولا۔

(۵) افطار کے وقت حلال کھانا بھی اس قدر نہ کھائے کہ ناک تک آجائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ پیٹ سے بدتر کوئی برتن نہیں جس کو آدمی بھرے۔ (رواہ احمد والترمذی وابن ماجہ والحاکم من حدیث مقدام بن معدیکرب) اور جب شام کو دن بھر کی ساری کسر پوری کر لی تو روزہ سے شیطان کو مغلوب کرنے اور نفس کی شہوانی قوت توڑنے کا مقصد کیونکر حاصل ہوگا۔

(۶) افطار کے وقت اس کی حالت خوف و رجاء کے درمیان مضطرب رہے کہ نامعلوم اس کا روزہ اللہ تعالیٰ کے یہاں مقبول ہوا یا مردود؟ پہلی صورت میں یہ شخص مقرب بارگاہ بن گیا اور دوسری صورت میں مطرود و مردود ہوا۔ یہی کیفیت ہر عبادت کے بعد ہونی چاہیئے اور خاص الخاص روزہ یہ ہے کہ دنیوی افکار سے قلب کا روزہ ہو اور ماسوی اللہ سے اس کو بالکل ہی روک دیا جائے البتہ جو دنیا کہ دین کے لئے مقصود ہو وہ تو دنیا ہی نہیں بلکہ توشۂ آخرت ہے بہرحال ذکر الٰہی اور فکر آخرت کو چھوڑ کر دیگر امور میں قلب کے مشغول ہونے سے یہ روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ ارباب قلوب کا قول ہے کہ دن کے وقت کاروبار کی اس واسطے فکر کرنا کہ شام کو افطاری مہیا ہو جائے یہ بھی ایک درجے کی خطا ہے گویا اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے رزق موعود پر اس شخص کو وثوق اور اعتماد نہیں۔ یہ انبیاء صدیقین اور مقربین کا روزہ ہے۔ (احیاء العلوم ص ۱۹۸ و ۱۹۹ ۔ ج ۲ ملخصا)

روزے میں کوتاہیاں

حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ نے "اصلاح انقلاب" میں تفصیل سے ان کوتاہیوں کا بھی ذکر فرمایا ہے جو روزے کے بارے میں کی جاتی ہیں اس کتاب کا مطالعہ کر کے ان تمام کوتاہیوں کی اصلاح کرنی چاہیئے یہاں بھی اس کے دو اقتباس نقل کئے جاتے ہیں۔ راقم الحروف کے سامنے مولانا عبدالباری ندوی کی "جامع المجددین" ہے۔ ذیل کے اقتباسات اسی سے منتخب کئے گئے ہیں

" بہت سے لوگ بلا کسی قوی عذر کے روزہ نہیں رکھتے ان میں سے بعض تو محض کم ہمتی کی وجہ سے نہیں رکھتے۔ ایسے ہی ایک شخص کو جس نے عمر بھر روزہ نہیں رکھا تھا اور سمجھتا تھا کہ پورا نہیں کر سکے گا۔ کہا گیا کہ تم بطور امتحان ہی رکھ کر دیکھ لو چنانچہ رکھا اور پورا ہو گیا پھر اس کی ہمت بندھ گئی اور رکھنے لگا۔ کیسے افسوس کی بات ہے کہ رکھ کر بھی نہ دیکھا تھا اور پختہ یقین کر بیٹھا تھا۔ کہ کبھی رکھا ہی نہ جا دے گا یہ لوگ سوچ کر دیکھیں کہ ______ اگر طبیب کہہ دے کہ آج دن بھر کچھ کھاؤ نہ پیو۔ ورنہ فلاں مہلک مرض ہو جائے گا۔ تو اس نے ایک ہی دن کے لئے کہا یہ دو دن نہ کھاوے گا کہ احتیاط اسی میں ہے۔ افسوس خدا تعالیٰ صرف دن دن کا کھانا چھڑا دیں۔ اور کھانے پینے سے عذاب مہلک کی وعید فرمائیں اور ان کے قول کی طبیب کے برابر بھی وقعت نہ ہو۔ انا للہ

" بعضوں کی یہ بے وقعتی اس بدعقیدگی تک پہنچ جاتی ہے کہ روزہ کی ضرورت ہی کا طرح طرح انکار کرنے لگتے ہیں۔ مثلاً روزہ قوت بہیمیہ کے توڑنے یا تہذیب نفس کے لئے ہے اور ہم علم کی بدولت یہ تہذیب حاصل کر چکے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

اور بعضے تہذیب سے گذر کر گستاخی اور تمسخر کے کلمات کہتے ہیں مثلاً روزہ وہ رکھے جس کے گھر کھانے کو نہ ہو۔ یا بھائی ہم سے بھوکا نہیں مرا جاتا۔ سو یہ دونوں فریق بوجہ انکار فرضیتِ صوم، زمرۂ کفار میں میں داخل ہیں اور پہلے فریق کا قول محض "ایمان شکن" ہے اور دوسرے

کا ایمان شکن بھی اور دل شکن بھی ۔

اور بعض بلا عذر تو روزہ ترک نہیں کرتے مگر اس کی تمیز نہیں کرتے کہ یہ عذر شرعاً معتبر ہے یا نہیں ۔ ادنیٰ بہانہ سے افطار کر دیتے ہیں ۔ مثلاً خواہ ایک ہی منزل کا سفر ہو ۔ روزہ افطار کر دیا کچھ محنت مزدوری کا کام ہوا روزہ چھوڑ دیا ۔ ایک طرح سے یہ بلا عذر روزہ توڑنے والوں سے بھی قابلِ مذمت ہیں کیونکہ یہ لوگ اپنے کو معذور جان کر بے گناہ سمجھتے ہیں حالانکہ وہ شرعاً معذور نہیں اسلئے گنہ گار ہوں گے ۔

بعض لوگوں کا افطار تو عذر شرعی سے ہوتا ہے مگر ان سے یہ کوتاہی ہوتی ہے کہ بعض اوقات اس عذر کے رفع ہونے کے وقت کسی قدر دن باقی ہوتا ہے اور شرعاً بقیہ دن میں امساک یعنی کھانے پینے سے بند رہنا واجب ہوتا ہے مگر وہ اس کی پرواہ نہیں کرتے مثلاً سفر شرعی سے ظہر کے وقت واپس آگیا یا عورت حیض سے ظہر کے وقت پاک ہوگئی تو ان کو شام تک کھانا پینا نہیں چاہیئے ۔ علاج اس کا مسائل واحکام کی تعلیم و تعلم ہے "

"بعض لوگ خود تو روزہ رکھتے ہیں لیکن بچوں سے (باوجود ان کے روزہ رکھنے کے قابل ہونے کے انھیں رکھواتے نہیں) خوب سمجھ لینا چاہیئے کہ عدم بلوغ میں بچوں پر روزہ رکھنا تو واجب نہیں لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ ان کے اولیاء پر بھی رکھوانا واجب نہ ہو جس طرح نماز کے لئے باوجود عدم بلوغ کے ان کو تاکید کرنا بلکہ مارنا ضروری ہے ۔ اسی طرح روزہ کے لئے بھی ۔ اتنا فرق ہے کہ نماز میں عمر کی قید ہے اور روزہ میں تحمل پر مدار ہے اگر بچہ روزہ رکھنے کی طاقت رکھتا ہو اور راز اس میں یہ ہے کہ کسی کام کا دفعتاً پابند ہونا دشوار ہوتا ہے تو اگر بالغ ہونے کے بعد ہی تمام احکام شروع ہوں تو ایکبارگی زیادہ بوجھ پڑ جائے گا ، اس لئے شریعت کی رحمت ہے کہ پہلے ہی سے آہستہ آہستہ سب احکام کا خوگر بنانے کا قانون مقرر کیا "

"بعض لوگ نفس روزہ میں تو افراط و تفریط نہیں کرتے لیکن روزہ محض صورت کا نام سمجھ کر صبح سے شام تک صرف جوفین (پیٹ اور شرم گاہ) کو بند رکھنے پر اکتفا کرتے ہیں ۔ حالانکہ روزہ کی نفس صورت کے مقصود ہونے کے ساتھ اور بھی حکمتیں ہیں ۔ جن کی طرف قرآن مجید میں اشارہ بلکہ صراحت ہے کہ لعلکم تتقون ۔ ان سب کو نظر

انداز کر کے اپنے صوم کو " جسد بے روح " بنا لیتے ہیں ۔ خلاصہ ان حکمتوں کا معاصی و منہیات سے بچنا ہے سو ظاہر ہے کہ اکثر لوگ روزہ میں بھی معاصی سے نہیں بچتے ۔ اگر غیبت کی عادت تھی تو وہ بدستور رہتی ہے اگر بدنگاہی کے خوگر تھے وہ نہیں چھوڑتے اگر حقوق العباد کی کوتاہیوں میں مبتلا تھے ان کی صفائی نہیں کرتے بلکہ بعض کے معاصی تو غالباً بڑھ جاتے ہیں ۔ کہیں دوستوں میں جا بیٹھے کہ روزہ بہلے گا ۔ اور باتیں شروع کیں ، جن میں زیادہ حصہ غیبت کا ہوگا ۔ یا چوسر گنجفہ تاش ، ہارمونیم ، گراموفون لے بیٹھے اور دن پورا کر دیا ۔ بھلا اس روزہ کا کوئی معتد بہ حصہ حاصل کیا ۔ اتنی بات عقل سے سمجھ میں نہیں آتی کہ کھانا پینا جو فی نفسہٖ مباح ہے جب روزہ میں وہ حرام ہوگیا ۔ تو غیبت وغیرہ دوسرے معاصی جو فی نفسہٖ بھی حرام ہیں وہ روزہ میں کس قدر سخت حرام ہوں گے ۔ حدیث میں ہے کہ جو شخص بدگفتاری اور بدکرداری نہ چھوڑے ۔ خدا تعالیٰ کو اس کی کچھ پرواہ نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے " اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ بالکل روزہ ہی نہ ہوگا ۔ لہذا رکھنے سے کیا فائدہ ۔ روزہ تو ہو جائے گا لیکن ادنیٰ درجہ کا ۔ جیسے اندھا ، لنگڑا ، کانا ، گنجا ، اپاہج آدمی ، آدمی تو ہوتا ہے مگر ناقص ۔ لہذا روزہ نہ رکھنا اس سے بھی اشد ہے کیونکہ ذات کا سلب ، صفات کے سلب سے سخت تر ہے ۔

پھر حضرتؒ نے روزہ خراب کرنے والے گناہوں (غیبت وغیرہ) سے بچنے کی تدبیر بھی بتلائی جو صرف تین باتوں پر مشتمل ہے اور ان پر عمل کرنا بہت آسان ہے ۔

(۱) خلق سے بلا ضرورت تنہا اور یکسو رہنا ۔

(۲) کسی اچھے شغل مثلاً تلاوت وغیرہ میں لگے رہنا ۔

(۳) اور نفس کو سمجھانا ۔ یعنی وقتاً فوقتاً یہ دھیان کرتے رہنا کہ ذرا سی لذت کے لئے صبح سے شام تک کی مشقت کو کیوں ضائع کیا جائے اور تجربہ ہے کہ نفس بہلانے سے بہت کام کرتا ہے سو نفس کو یوں بہلاوے کہ ایک مہینے کے لئے تو ان باتوں کی پابندی کرے پھر دیکھا جائے گا ۔ پھر یہ بھی تجربہ ہے کہ جس طرز پر آدمی ایک مدت رہ چکا ہو وہ آسان ہو جاتا ہے بالخصوص اہلِ باطن کو رمضان میں یہ بہ حالت زیادہ مدرک ہوتی ہے کہ اس مہینے میں جو اعمال صالحہ کئے ہوتے ہیں سال بھر ان کی توفیق رہتی ہے

ارکانِ اسلام

مسائل زکوٰۃ

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ

واقیموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ

مسئلہ: اگر کسی کی ملکیت میں ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونا ہے یا اس میں سے کسی ایک کی قیمت کے برابر روپیہ یا نوٹ ہے تو اس پر زکوٰۃ فرض ہے۔ نقد روپیہ بھی سونے چاندی کے حکم میں ہے (شامی) اور سامان تجارت اگر ساڑھے باون تولے چاندی کی قیمت کے برابر ہے تو اس پر بھی زکوٰۃ فرض ہے

مسئلہ: کارخانے اور مل وغیرہ کی مشینوں پر زکوٰۃ فرض نہیں ہے لیکن اس میں جو مال تیار ہوتا ہے اس پر زکوٰۃ فرض ہے اسی طرح جو خام مال کارخانہ میں سامان تیار کرنے کے لئے رکھا ہے اس پر بھی زکوٰۃ فرض ہے۔ (درمختار، شامی)

مسئلہ: سونے چاندی کی ہر چیز پر زکوٰۃ واجب ہے۔ زیور، برتن حتیٰ کہ سچا گوٹہ ٹھپہ، اصلی زیور یا سونے چاندی کے بٹن ان سب پر زکوٰۃ فرض ہے اگرچہ ٹھپہ، گوٹہ اور زری کپڑے میں لگے ہوئے ہوں۔

مسئلہ: کسی کے پاس کچھ روپیہ کچھ سونا یا چاندی اور کچھ مال تجارت ہے لیکن علیحدہ علیحدہ بقدر نصاب ان میں سے کوئی چیز بھی نہیں تو سب کو ملا کر دیکھیں اگر اس مجموعے کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کے برابر ہو جائے تو زکوٰۃ فرض ہوگی اور اگر اس سے کم ہے تو زکوٰۃ فرض نہیں۔ (ہدایہ)

مسئلہ: ملوں اور کمپنیوں کے شیئرز پر بھی زکوٰۃ فرض ہے بشرطیکہ شیئرز کی قیمت بقدر نصاب ہو۔ یا اس کے علاوہ دیگر مال مل کر شیئرز ہولڈر مالک نصاب ہو جاتا ہو۔ البتہ کمپنیوں کے شیئرز کی قیمت میں چونکہ مشینری اور مکان اور فرنیچر کی مالیت بھی شامل ہوتی ہے جو درحقیقت زکوٰۃ سے مستثنیٰ ہے اس لئے کوئی شخص کمپنی سے دریافت کرکے جس قدر رقم اس کی مشینری اور مکان اور فرنیچر وغیرہ میں لگی ہوئی ہے اس کو اپنے حصے کے مطابق شیئرز کی قیمت سے کم کرکے باقی کی زکوٰۃ دے تو یہ بھی جائز اور درست ہے سال کے ختم پر جب زکوٰۃ دینے لگے اس وقت جو شیئرز کی قیمت ہوگی، وہی لگے گی۔

مسئلہ: پراویڈنٹ فنڈ جو ابھی موصول نہیں ہوا اس پر زکوٰۃ فرض نہیں ہے لیکن ملازمت چھوڑنے کے بعد جب اس فنڈ کا روپیہ وصول ہوگا۔ اس وقت اس روپیہ پر زکوٰۃ فرض ہوگی۔ بشرطیکہ یہ رقم بقدر نصاب ہو یا دیگر مال کیساتھ مل کر بقدر نصاب ہو جاتی ہو۔ وصول یابی سے قبل کی زکوٰۃ پراویڈنٹ فنڈ کی رقم پر واجب نہیں۔ یعنی پچھلے سالوں کی زکوٰۃ فرض نہیں ہوگی

مسئلہ: صاحب نصاب اگر کسی سال کی زکوٰۃ پیشگی دیدے تو یہ بھی جائز ہے البتہ اگر بعد میں سال پورا ہونے کے اندر مال بڑھ گیا تو اس بڑھے ہوئے مال کی زکوٰۃ علیحدہ دینا ہوگی۔ (درمختار و شامی)

مسئلہ: جس قدر مال ہے اس کا چالیسواں حصہ $\frac{1}{40}$ دینا فرض ہے یعنی ڈھائی فیصد مال دیا جائے گا۔ سونے چاندی اور مال تجارت کی ذات پر زکوٰۃ فرض ہے اس کا $\frac{1}{40}$ دے اگر قیمت دے تو یہ بھی جائز ہے مگر قیمت خرید نہ لگے گی۔ زکوٰۃ واجب ہونے کے وقت جو قیمت ہوگی۔ اس کا $\frac{1}{40}$ دینا ہوگا۔ (درمختار ج ۲)

ختم نبوت

مسئلہ: ایک ہی فقیر کو اتنا مال دے دینا کہ جتنے مال پر زکوٰۃ فرض ہوتی ہے مکروہ ہے لیکن اگر دے دیا تو زکوٰۃ ادا ہوگئی اور اس سے کم دینا بغیر کراہت کے جائز ہے (ہدایہ جلد ۱)

مسئلہ: زکوٰۃ ادا ہونے کے لئے یہ شرط ہے کہ جو رقم کسی مستحق زکوٰۃ کو دی جائے وہ اس کی کسی خدمت کے معاوضہ میں نہ ہو۔

مسئلہ: ادائیگی زکوٰۃ کے لئے یہ بھی شرط ہے کہ زکوٰۃ کی رقم کسی مستحق زکوٰۃ کو مالکانہ طور پر دے دی جائے جس میں اس کو ہر طرح کا اختیار ہو اس کے مالکانہ قبضہ کے بغیر زکوٰۃ ادا نہ ہوگی

مسئلہ: مسجد، مدرسہ، خانقاہ، شفاخانہ، پل یا کسی رفاہی ادارہ کی تعمیر میں رقم خرچ کرنا جائز نہیں۔ اگر اس میں خرچ کر دی گئی تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی کیونکہ اس میں مال زکوٰۃ کو مالکانہ طور پر نہیں دیا گیا۔

جس نے کسی وجہ سے روزے نہیں رکھے اس پر بھی صدقہ واجب ہے،

مسئلہ: زکوٰۃ کی ادائیگی کے لئے نیت ادائے زکوٰۃ بھی ضروری ہے جس وقت زکوٰۃ کا روپیہ وغیرہ کسی مستحق کو دیں اس وقت میں یہ نیت ضرور کر لیں کہ ہم زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اگر یوں کیا کہ زکوٰۃ کی رقم علیحدہ کر کے رکھی کہ مستحق آ جائیں گے تو دیتا جاؤں گا، تو یہ نیت بھی کافی ہو جائے گی پھر چاہے دیتے وقت نیت نہ کرے۔

مسئلہ: جس کو زکوٰۃ دے اس کا مستحق زکوٰۃ ہونا ضروری ہے البتہ یہ ضروری نہیں کہ لینے والے کو یہ بتائیں کہ زکوٰۃ کی رقم ہے اگر قرض بنا کر یا ہدیہ بتا کر زکوٰۃ دے دیں اور خود زکوٰۃ کی نیت کر لی تو زکوٰۃ ادا ہوگئی۔

مسئلہ: اگر کسی مستحق زکوٰۃ کو زکوٰۃ کا مال دیتے وقت ادائے زکوٰۃ کی نیت نہیں کی تو جب تک وہ مال اس غریب کے پاس موجود ہے اس وقت تک بھی نیت کر لینا درست ہے اب نیت کرنے سے بھی وہ زکوٰۃ ادا ہو جائے گی البتہ فقیر کے پاس اس مال کے خرچ ہو جانے کے بعد نیت کی تو اس نیت کا اعتبار نہیں اب دوبارہ زکوٰۃ دینا پڑے گی (درمختار۔ ج ۲)

کسی غریب آدمی پر آپ کے مثلاً دس روپے قرض ہیں اور آپ کے مال کی زکوٰۃ بھی دس روپے یا اس سے زائد ہے تو اگر آپ نے اپنا قرض اس کو زکوٰۃ کی نیت سے معاف کر دیا تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی البتہ اگر اس کو دس روپے زکوٰۃ کی نیت سے دے دیں تو زکوٰۃ ادا ہوگئی۔ اب یہی روپے اگر آپ اپنے قرض میں اس سے وصول کر لیں تو درست ہے۔ (درمختار۔ ج ۲)

مسئلہ: پہلی بار اور ہر سال چاند کے حساب سے ۱۲ ماہ گزر جانے پر زکوٰۃ فرض ہوتی ہے اس میں انگریزی کے حساب سے سال لگانا درست نہیں ہے۔

مسائل صدقۃ الفطر

بعض لوگ غلطی سے یہ سمجھتے ہیں کہ جس پر زکوٰۃ فرض نہیں اس پر صدقہ فطر بھی واجب نہیں ایسا سمجھنا غلط ہے کیونکہ بہت سے لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جن پر زکوٰۃ فرض نہیں ہوتی مگر صدقہ فطر واجب ہوتا ہے جیسا کہ کئی مسائل میں آگے معلوم ہوگا۔

(۱) جو مسلمان اتنا مالدار ہو کہ اس پر زکوٰۃ فرض ہو یا زکوٰۃ تو فرض نہ ہو لیکن اس کے پاس ضروری سامان سے زائد اتنا سامان ہے جو کہ اس کی قیمت ساڑھے باون تولے (۵۲½) چاندی کی قیمت کے برابر ہو تو اس پر صدقہ فطر واجب ہے چاہے وہ سامان تجارت کا ہو یا تجارت کا نہ ہو۔ مثلاً گھریلو سامان ضرورت سے زائد ہو اور چاہے اس پر پورا سال گذرا ہو یا نہ گذرا ہو۔ (مراقی الفلاح)

(۲) کسی کے پاس اپنی رہائش کا بڑا قیمتی مکان ہے اور پہننے کے قیمتی کپڑے ہیں مگر ان میں سچا گوٹہ ٹھپہ نہیں۔ نیز گھریلو سامان ہے جو استعمال میں آتا رہتا ہے مگر زیور اور روپے نہیں یا کچھ سامان ضرورت سے بھی زیادہ ہے اور کچھ سچا گوٹہ ٹھپہ زیور اور روپے بھی ہیں مگر ان کا مجموعہ ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت سے کم ہے تو ایسے شخص پر صدقہ فطر واجب نہیں (مراقی الفلاح)

(۳) کسی کے پاس زیور اور روپے نہیں نہ سامان تجارت ہے مگر کچھ

سامان ضرورت سے زیادہ ہے جس کی مجموعی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہے تو ایسے شخص پر زکوٰۃ تو واجب نہیں مگر صدقہ فطر واجب ہے۔ (مراقی الفلاح)

(۴) کسی کے پاس دو مکان ہیں ایک میں خود رہتا ہے اور ایک خالی پڑا ہے یا کرایہ پر دیا ہوا ہے۔ تو شرعاً یہ دوسرا مکان ضرورت سے زیادہ ہے۔ اگر اس کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہو تو اس شخص پر صدقہ فطر واجب ہے البتہ اگر اس مکان کے کرایہ پر اس کا گذارہ ہو تو یہ مکان بھی ضروری سامان میں داخل ہو جائے گا۔ اور اس پر صدقہ فطر واجب نہ ہوگا فتاوی قاضی خان

(۵) کسی کے پاس ضروری سامان سے زائد مال و سامان ہے مگر وہ قرضدار بھی ہے تو قرضہ منہا کر کے دیکھیں کیا بچتا ہے۔ اگر ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر یا زائد بچتا ہو۔ تو صدقہ فطر واجب ہے اور اس کم بچے تو واجب نہیں۔ (درمختار)

(۶) عید الفطر کے دن صبح صادق کے وقت یہ صدقہ واجب ہوتا ہے لہٰذا اگر فجر کا وقت آنے سے پہلے ہی کسی کا انتقال ہو گیا۔ تو اس پر صدقہ فطر واجب نہیں۔ اس کے مال میں سے نہ دیا جائے اور جو بچہ عید کے دن فجر کے وقت سے پہلے پیدا ہوا۔ اس کی طرف سے صدقہ فطر دینا واجب ہے۔ اور جو بچہ فجر کا وقت شروع ہونے کے بعد پیدا ہوا اس کی طرف سے صدقہ فطر واجب نہیں۔ (عالمگیری)

(۷) مرد پر صدقہ اپنی طرف سے اور اپنی چھوٹی (نابالغ اولاد) کی طرف سے ادا کرنا واجب ہے بالغ اولاد اور بیوی کی طرف سے ادا کرنا واجب نہیں۔ اگر بیوی یا بالغ اولاد کے پاس اتنا مال ہو کہ جس سے صدقہ فطر واجب ہوتا ہے تو وہ اپنا اپنا صدقہ فطر خود ادا کریں البتہ اگر مرد اپنی بیوی اور بالغ اولاد کی طرف سے بھی ان کو بتا کر ادا کر دے تو یہ بھی درست ہے ان کی طرف سے ادا ہو جائے گا۔

(۸) اگر چھوٹے نابالغ بچے کی ملکیت میں اتنا مال ہو جتنے کے ہونے سے صدقہ فطر واجب ہوتا ہے مثلاً اس کے کسی رشتہ دار کا انتقال ہوا اس کی میراث میں اس بچہ کو حصہ ملا۔ یا کسی اور طرح سے بچے کو مال مل گیا تو باپ اس بچہ کا صدقہ فطر اس کے مال میں سے ادا کرے اپنے مال میں سے دینا ضروری نہیں۔ (فتاوی قاضی خان)

(۹) جس نے کسی وجہ سے روزے نہیں رکھے اس پر بھی یہ صدقہ واجب ہے اور جس نے روزے رکھے اس پر بھی واجب ہے دونوں میں کچھ فرق نہیں (عالمگیری)

(۱۰) بہتر یہ ہے کہ عید الفطر کی نماز کو جانے سے پہلے ہی یہ صدقہ ادا کر دیا جائے اگر پہلے نہ دیا تو بعد میں ادا کر دیں۔ (عالمگیری)

(۱۱) کسی نے عید کے دن سے پہلے ہی رمضان میں صدقہ فطر دے دیا تب بھی ادا ہو گیا اب دوبارہ دینا واجب نہیں (درمختار)

(۱۲) اگر کسی نے عید کے دن صدقہ فطر نہ دیا تو معاف نہیں ہوا اب کسی دن دے دینا چاہیئے۔ (ہدایہ)

(۱۳) صدقہ فطر میں اگر گندم دیں یا خالص گندم کا آٹا دیں تو ایک شخص کی طرف سے ایک سیر ساڑھے بارہ چھٹانک دیں بلکہ احتیاطاً پورے دو سیر یا کچھ زیادہ دے دینا چاہیئے کیونکہ زیادہ دینے میں کچھ حرج نہیں بلکہ بہتر ہے اگر جو یا خالص جو کا آٹا دینا ہو تو اس کا دوگنا دینا واجب ہے (ہدایہ)

(۱۴) اگر گندم اور جو کے علاوہ کوئی اور اناج دینا ہو تو مثلاً چنا اور جوار یا چاول وغیرہ تو اتنا دیں کہ اس کی قیمت اتنے خالص گندم یا اتنے خالص جو کے برابر ہو جائے جتنا اوپر بیان ہوا۔ (درمختار)

(۱۵) اگر گندم اور جو نہیں دیئے بلکہ اتنے خالص جو کی قیمت دے دی تو یہ سب سے بہتر ہے (عالمگیری) قیمت چونکہ گھٹتی بڑھتی ہے لہٰذا ہر سال ادا کرنے کے وقت بازار سے قیمت معلوم کر کے عمل کیا جائے۔ آج کل راشن کا آٹا چونکہ خالص گندم کا نہیں ہوتا لہٰذا اس کی قیمت کا اعتبار نہیں

(۱۶) اوپر جو مقدار بیان کی گئی یہ ایک شخص کا صدقہ فطر ہے اور جس مرد پر صدقہ فطر واجب ہو اگر اس کی نابالغ اولاد بھی ہو تو ہر بچہ کی طرف سے بھی اتنا ہی اتنا صدقہ فطر دینا واجب ہے۔

(۱۷) ایک آدمی کا صدقہ فطر ایک ہی فقیر کو دیں یا تھوڑا تھوڑا کر کے کئی فقیروں کو دے دیں۔ دونوں طرح جائز ہے۔ (درمختار)

(۱۸) اگر کئی آدمیوں کا صدقہ فطر ایک ہی فقیر کو دے دیا تو بھی درست ہے۔ (درمختار)

(۱۹) صدقہ فطر انہی لوگوں کو دیا جا سکتا ہے جو زکوٰۃ کے مستحق ہیں واللہ اعلم

تاریخ اسلام

فتح مکّہ

قسط نمبر ۲

ایک عظیم اسلامی انقلاب

علی اصغر چشتی صابری ایم اے۔ ایل ایل بی

الحمد اللہ وکفی والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہٗ

میں اکیلا چلا تھا جانب منزل مگر
لوگ ساتھ آتے گئے اور کارواں بنتا گیا

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے صحابہ کرامؓ کو جہاد کی تیاری کا حکم فرمایا۔ اور اس کے ساتھ ساتھ یہ اہتمام بھی فرمایا۔ کہ اس تیاری اور روانگی کے متعلق کسی کو معلوم نہ ہو جائے اور ساری باتیں صیغہ راز میں رکھی جائیں۔ بعد ازاں آپ نے اپنی مکہ روانگی کا اعلان فرمایا۔ اور صحابہ کرام کو تیار رہنے کی ہدایت کی۔ پھر بارگاہِ رب العزت میں دست مبارک دراز کر کے فرمایا۔ الٰہ العالمین اس کا انتظام فرما دے۔ کہ قریش کو ہماری تیاری اور روانگی کی اطلاع نہ ملے۔ اور ہم اچانک ان کے سر پہ پہنچ جائیں۔

حاطب بن ابی بلتعہ کا خط

قریش کے نام

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا رویہ اپنے صحابہ کے ساتھ کیا تھا؟ اس سلسلے میں احادیث، سیرت اور تاریخ اسلام میں کئی ایسے واقعات سے ہمارا سابقہ پڑتا ہے۔ جن سے ہم با آسانی یہ معلوم کر سکتے ہیں۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہمیشہ کے لئے اپنے صحابہ کے ساتھ رعایت و تسامح کا معاملہ فرماتے تھے۔

مدینہ کا معاشرہ (رضی اللہ عنہم) بہر حال ایک آزاد اور انسانی معاشرہ تھا جس میں انسانی جذبات اور خواہشات کی زندہ حقیقت اور واقعات کی وہ جھلکیاں موجود تھیں جو ایک زندہ فطری اور آزاد معاشرہ میں ہوتی ہیں۔ اس لحاظ سے اس معاشرے والے صحیح کام بھی کرتے تھے۔ اور غلطیاں بھی ان سے سرزد ہوتی تھیں۔ ممکن ہے وہ اپنے اقدامات میں بعض اوقات کسی تاویل سے بھی کام لیتے ہوں اور ان کی تاویل سو فیصد صحیح ہو۔ درحقیقت یہ سب کچھ ان تمام انسانی معاشروں میں پایا جاتا ہے جن میں آزادی (رواداری) اور باہمی اعتماد کی فضا پائی جاتی ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جب بھی ان کے کسی اقدام کو غلط سمجھا۔ تو ان کے لئے عذر تلاش فرمائی۔ اور رعایت و تسامح کا معاملہ فرمایا۔ آپ کا سینہ مبارک ان کے لئے بہت ہی فراخ تھا۔ ان کی شرافت، ان کی فضیلت، دعوت و جہاد میں ان کے کارناموں اور اسلام کے لئے ان کی خدمات کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہمیشہ کے لئے مد نظر رکھا۔ اور ہر وقت اس کا احساس فرماتے رہے۔ حاطب بن ابی بلتعہ کا واقعہ بھی اسی قسم کے واقعات کی ایک کڑی ہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے صحابہ کرام کو مکہ روانگی کے ارادے سے آگاہ فرمایا۔ تو اس دوران حاطب بن ابی بلتعہ نے قریش کے نام ایک خط لکھا۔ جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارادے کی اطلاع تھی۔ یہ خط ایک عورت کے سپرد کیا گیا۔ کہ بحفاظت اس خط کو قریش تک پہنچا دے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی اطلاع دی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو اس

کے پکڑنے کے لئے روانہ فرمایا۔ اور یہ بھی بتا دیا۔ کہ تم خیب روضۃ الاخ تک پہنچو گے۔ تو وہاں تمہیں ایک مسافر عورت ملے گی۔ جس کے پاس قریش کے نام ایک خط ہو گا۔ وہ اس سے لے آؤ۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ انہوں نے اس کا اونٹ بٹھلا کر اس کی تلاشی لی۔ لیکن خط کہیں نہ ملا۔ عورت نے کہا میرے پاس کوئی خط نہیں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ خدا کی قسم۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات غلط نہیں ہو سکتی۔ نہ ہم جھوٹ بولتے ہیں۔ یہ خط تجھے بہرحال نکالنا پڑے گا۔ ورنہ ہم برہنہ کرکے تیری تلاشی لیں گے۔ جب اس نے ان حضرات کے اس سخت رویہ کو دیکھا۔ تو کہنے لگی۔ "آپ حضرات منہ ادھر کرلیں۔ انہوں نے ایسے ہی کیا۔ پھر اس نے اپنے بالوں کے جوڑے کھول کر خط نکال دیا۔ اور ان کے حوالے کر دیا۔ یہ حضرات خط لے کر بارگاہِ نبوت میں حاضر ہوئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حاطب بن ابی بلتعہ کو بلایا۔ اور دریافت فرمایا کہ یہ کیا معاملہ ہے؟ حاطب نے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آپ عجلت نہ فرمائیں۔ "واللہ" میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ایمان رکھتا ہوں۔ میں دینِ اسلام پر قائم ہوں، اور اس کا وفادار ہوں۔ بات صرف یہ ہے۔ کہ قریش کے ساتھ میرا تعلق دیگر مہاجرین کی طرح گہرا اور راسخ نہیں۔ نہ ہی ان کے ساتھ میرے خاندانی تعلقات ہیں۔ جبکہ صورتحال یہ ہے کہ میرے گھر والے بڑے اور چھوٹے سب وہاں ہیں۔ اور انہیں خاندانی لحاظ سے کسی قسم کی پشت پناہی حاصل نہیں۔ اس لئے میں نے یہ سوچا۔ کہ قریش پر کوئی ایسا احسان کر دوں جس سے میرے خاندان کے افراد محفوظ رہیں۔ یہ سن کر عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ مجھے اس کی گردن اڑانے کی اجازت دیجئے۔ اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ خیانت کی ہے۔ مجھے تو یہ منافق معلوم ہوتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔

انہ قد شھد بدرًا وما یدریک لعل اللہ اطلع علی اھل بدر فقال اعملوا ما شئتم فقد غفرت لکم۔"

یعنی وہ بدر میں شریک تھے۔ اور تمہیں کیا معلوم کہ کہیں اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کو مخاطب کرکے فرمایا ہو۔ کہ تم جو چاہو کرو میں نے تمہارے سب قصور معاف کر دیئے ہیں۔ یہ سن کر عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آنکھوں سے آنسو ٹپکنے لگے۔ اور فرمایا۔

"اللہ ورسولہٗ اعلم"

دس رمضان المبارک کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مدینہ سے روانہ ہوئے۔ دس ہزار صحابہ کرام آپ کے ساتھ تھے۔ جب مقام ذی الحلیفہ پہنچے۔ تو حضرت عباس اہل و عیال سمیت مکہ سے ہجرت کرتے ہوئے راستے میں آپ سے ملے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فرمان کے مطابق ان کا سامان مدینہ بھیج دیا گیا۔ اور خود آپ لشکر اسلام میں شامل ہو گئے۔ آپ اسلام تو پہلے ہی سے لائے تھے۔ لیکن قریش سے اپنے اسلام کو مخفی رکھتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ عباس! تمہاری ہجرت آخری ہجرت ہے۔ جیسے میری نبوت آخری نبوت ہے۔

مقام ابوا میں ابوسفیان بن حارث اور عبداللہ بن ابی امیہ بغرض اسلام مکہ سے مدینہ جاتے ہوئے ملے۔ ابوسفیان آپ کے چچازاد بھائی تھے۔ اس کے علاوہ اس نے حلیمہ سعدیہ کا دودھ بھی پیا تھا۔ اور رضاعی بھائی ہونے کا شرف اسے حاصل تھا۔ نبوت سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے گہرے دوست تھے۔ لیکن نبوت کے بعد آپ کے دشمن بن گئے۔ اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق ہجویہ اشعار کہے تھے۔ جن کا جواب حسان بن ثابت رضی اللہ عنہٗ نے دیا تھا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس سے منہ پھیر لیا۔ ابوسفیان حضرت علیؓ کے پاس آکر شاکی ہوئے۔ انہوں نے کہا۔ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے روئے مبارک کے سامنے کی طرف آؤ۔ اور برادران یوسف کی طرح معافی مانگو۔ چنانچہ ابوسفیان نے ایسا ہی کیا اور یہ آیت پڑھی۔

"تاللہ لقد اٰثرک اللہ علینا وان کنا لخاطئین۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔

یغفر اللہ لکم وھو ارحم الراحمین"

بعد ازاں انہیں ایک راسخ مسلمان کا درجہ حاصل ہوا۔ لیکن شرم کے مارے کبھی بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے آنکھیں چار نہیں کیں۔

مقام مرّ الظہران منزل گاہ لشکرِ اسلام

عشاء کے وقت مرّ الظہران پہنچ کر آپ نے پڑاؤ ڈالا۔ اور ہدایت فرمائی۔ کہ ہر شخص اپنے خیمہ کے سامنے آگ جلائے۔ یہ جو لوگوں کا پڑاؤ

دستور تھا۔ اسی کے موافق آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی حکم فرمایا۔ قریش سے چونکہ بدعہدی سرزد ہو گئی تھی۔ اس لئے انہیں ہر وقت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چڑھائی کا خطرہ لاحق تھا۔ اس لئے ابوسفیان بن حرب، بدیل بن ورقاء اور حکیم خبر لینے کی غرض سے نکلے۔ مرالظہران کے قریب پہنچ کر ابوسفیان نے جب لشکر کو دیکھا۔ تو گھبرا گئے۔ اور کہا کہ یہ آگ کیسی ہے۔ اس شان کا لشکر اور اس طرح کی روشنی تو میں نے اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی۔ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، جو اس لشکر میں موجود تھے۔ انہوں نے ابوسفیان کی آواز پہچان لی۔ اور کہا دیکھئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود تشریف فرما ہیں۔ کل قریش کے ساتھ کیا ہوگا۔ ان کا انجام کتنا ہولناک ہوگا؟ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس خدشے کی بنا پر کہ کوئی مسلمان اسے دیکھ کر کہیں قتل نہ کر دے۔ اپنے خچر کے پیچھے انہیں بٹھا لیا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لائے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ ابوسفیان، اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دشمن ہے۔ اجازت دیجئے کہ ابھی اس کی گردن اڑا دوں۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے اس کو اپنی پناہ میں لے لیا ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا۔ کہ ابوسفیان کو اپنے خیمہ میں لے جاؤ۔ کل میرے پاس لانا۔

ابوسفیان نبی اکرمؐ کے سامنے

صبح ہوئی تو حضرت عباسؓ ابوسفیان کو لے کر بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوسفیان کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا۔ ابوسفیان! تمہارا بھلا ہو۔ کیا ابھی تک اس کا وقت نہیں آیا۔ کہ تم اس پر ایمان لاؤ۔ کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ابوسفیان نے کہا۔ میرے ماں باپ آپؐ پر قربان، آپؐ کتنے حلیم، کتنے کریم۔ اور کس قدر صلہ رحمی کرنے والے ہیں۔ واللہ اگر خدا کے سوا کسی اور معبود کا وجود ہوتا۔ تو آج میرے کام آتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ابوسفیان! خدا تمہیں سمجھ دے۔ کیا اب بھی تم مجھے اللہ تعالیٰ کا رسول ماننے کے لئے تیار نہیں ہو۔ ابوسفیان کہنے لگا۔ میرے ماں باپ آپؐ پر قربان، آپؐ بہت ہی حلیم، بہت ہی کریم اور بہت ہی مہربان ہیں۔ لیکن جہاں تک اس معاملے کا تعلق ہے۔ مجھے ابھی تک یقین نہیں آرہا۔ میرے دل میں شکوک و شبہات ہیں۔

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ابوسفیان! اس سے پہلے کہ تمہاری گردن تلوار سے اڑا دی جائے۔ اسلام قبول کر لو اور گواہی دو۔ کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ حضرت عباسؓ کے اس قول کا اثر یہ ہوا۔ کہ ابوسفیان نے اسلام قبول کر لیا۔ اور شہادت دے کر اس فریضہ سے عہدہ برآ ہوئے۔

عام معافی کا اعلان

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس روز معافی اور امن و حفاظت کا دائرہ وسیع فرما دیا۔ اہل مکہ میں سے صرف وہی شخص ہلاک ہو سکتا تھا۔ جو خود ہلاک ہونے کی خواہش رکھتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جو شخص ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائے۔ اس کو کچھ نہ کہا جائے۔ علاوہ ازیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل لشکر کو ہدایت فرمائی۔ کہ بغیر مزاحمت کے کسی پر حملہ نہ کریں۔ اہل مکہ کے منقولہ اور غیر منقولہ جائیداد کے مسئلہ پر مکمل احتیاط برتی جائے۔ اور اس معاملے میں مطلق دست درازی سے پرہیز کیا جائے۔

جو قبیلہ سامنے سے گزرتا تھا۔ ابوسفیان پوچھا جاتا تھا۔ کہ یہ کونسا قبیلہ ہے۔ سب سے پہلے خالد بن ولید ایک ہزار پانچ سو (1500) کا دستہ لے کر گزرے۔ دستے گزرتے گئے۔ بالآخر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (صحابہ کرام) مہاجرین و انصار کے مسلح اور زرہ پوش گروہ کے ساتھ دکھائی دیئے۔ ابوسفیان نے گھبرا کر کہا۔ یہ کون لوگ ہیں؟ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا۔ یہ مہاجرین و انصار کا لشکر ہے۔ جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلوہ فرما ہیں۔ ابوسفیان نے کہا۔ ان میں سے کسی کو اس سے پہلے طاقت اور شان و شوکت حاصل نہ تھی۔ خدا کی قسم اے ابوالفضل! تمہارے بھتیجے کی شان کتنی اعلیٰ اور اس کا اقتدار کتنا عظیم ہے۔ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے۔ یہ نبوت کا معجزہ ہے۔

اس کے بعد مکہ جا کر ابوسفیان نے بآواز بلند یہ اعلان کیا۔ اے قریش کے لوگو! محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک جرار لشکر کے ساتھ

آئے ہیں۔ میری رائے میں کسی کو یہ طاقت نہیں۔ کہ اُس کا مقابلہ کر سکے۔ اسلام لے آؤ سلامت رہو گے۔ ہاں جو میرے گھر میں آجائے گا۔ اس کو امان دی جائے گی۔

یہ سن کر لوگوں نے کہا۔ تیرے گھر کی حقیقت ہی کیا ہے جو کہ اس میں ہم سب کو پناہ مل سکے۔ پھر انہوں نے کہا۔ جو اپنے گھر کا دروازہ بند کرے گا۔ اُس کو پناہ ملے گی۔ جو مسجد میں چلا جائے گا۔ وہ بھی محفوظ رہے گا۔ یہ اعلان سننا تھا۔ کہ لوگ منتشر ہو گئے۔ کسی نے اپنا دروازہ بند کر لیا۔ اور کوئی مسجد حرام میں جا کر پناہ لینے پر مجبور ہو گیا۔

لشکر اسلام مکہ مکرمہ میں

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکۃ المکرمہ میں اس انداز سے داخل ہوئے۔ کہ سر مبارک تواضع و عبدیت کی وجہ سے بالکل جھک گیا تھا۔ عبداللہ مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن میں نے رسول اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اونٹنی پر سوار ہیں۔ اور خوش الحانی کے ساتھ سورۃ الفتح پڑھ رہے ہیں۔

مکہ کے اس فاتحانہ داخلہ میں اظہار عبدیت اور تواضع کا ہر ایک انداز آپ نے اختیار فرمایا۔ آپ کے خادم اور خادم زادہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ آپ کے ردیف تھے۔ بنی ہاشم اور اشراف قریش میں سے کسی کو یہ شرف حاصل نہ ہوا۔ یہ واقعہ جمعہ کی صبح ۲۱ رمضان المبارک کا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر مبارک اس پر تھی۔ کہ ایک وہ وقت تھا۔ کہ کس بے کسی و بے بسی کی حالت میں میں نے اس شہر کو چھوڑا تھا۔ اور آج یہ وقت ہے۔ کہ کس فاتحانہ اور شاہانہ شان سے اس شہر میں داخل ہو رہا ہے۔ اس روز جب ایک شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گفتگو کی۔ تو ڈر کے مارے کانپنے لگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ڈرو نہیں۔ مطمئن رہو۔ میں کوئی بادشاہ نہیں۔ میں تو قریش کی ایک ایسی عورت کا لڑکا ہوں جو گوشت کے سوکھے ٹکڑے کھایا کرتی تھی۔

اس موقعہ پر صفوان بن امیہ عکرمہ بن ابی جہل، سہیل بن عمرو اور خالد بن ولید کے ہمراہیوں کے درمیان کچھ جھڑپیں ہوئیں۔ جن میں مشرکین کے تقریباً بارہ افراد مارے گئے۔ بعد ازاں انہوں نے شکست قبول کر لی۔ آپ نے جملہ سالاروں کو یہ ہدایت فرمائی تھی۔ کہ جب وہ مکہ میں داخل ہوں۔ تو صرف اس پر ہاتھ اٹھائیں جو ان پر ہاتھ اٹھائے۔

مسجد حرام میں داخلہ

فتح مکہ کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد حرام میں داخل ہوئے۔ خانہ کعبہ کا طواف فرمایا۔ اس وقت آپ کے دست مبارک میں ایک کمان تھی۔ کعبہ میں تین سو ساٹھ بت تھے۔ آپ کمان سے بتوں کو کچوکے دیتے تھے اور فرماتے تھے۔

"جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقاً"

اس کے ساتھ یہ تمام بت ایک ایک کر کے گرتے جاتے۔

جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طواف پورا فرمایا۔ تو عثمان بن طلحہ کو بلوایا۔ کعبہ کی کلید ان سے لے لی۔ دروازے کھولے گئے۔ اور آپ کعبہ میں داخل ہوئے۔ نماز ادا فرمائی۔ اور بیت اللہ کے تمام گوشوں میں پھر کر توحید و تکبیر کی آوازوں سے اس کو معمور کیا۔ بلال رضی اللہ عنہ اور اسامہ رضی اللہ عنہ دونوں آپ کے ساتھ تھے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خطبہ

جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کعبے سے نکلنے کے لیے اس کا دروازہ کھولا۔ دیکھا۔ تو مسجد حرام لوگوں سے کھچا کھچ بھری ہوئی ہے۔ قریش منتظر ہیں۔ کہ آپ کا رویہ کیا ہوگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دروازے کے دونوں بازو تھام لیے۔ اور فرمایا۔

لا اله الا الله وحده لا شريك له

صدق وعده ونصر عبده وهزم

الاحزاب وحده، الا كل ماثرة

ومال ودم فهو تحت قدمى هاتين

الا سدانة البيت وسقاية الحجاج

يامعشر قريش، ان الله قد اذهب

عنكم نخوة الجاهلية وتعظمها

الناس من آدم وآدم من تراب

بعد ازاں یہ آیت تلاوت فرمائی۔ يايها الناس انا خلقنكم من ذكر وانثى وجعلنكم شعوبا وقبائل لتعارفوا۔ ان

تاریخ اسلام

اکرمکم عند اللہ اتقاکم ۔ ان اللہ علیم خبیرہ

ترجمہ :- ایک خدا کے سوا اور کوئی خدا نہیں ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ اس نے اپنا وعدہ سچا کیا۔ اپنے بندے کی نصرت فرمائی۔ اور تمام گروہوں کو تنہا شکست دی، غور سے سنو کہ تمام مفاخر، تمام انتقامات، خون بہا سب میرے قدموں کے نیچے ہیں۔ صرف کعبہ کی تولیت اور حجاج کی آب رسانی اس سے مستثنیٰ ہیں۔ اے قوم قریش! اب جہالت کا غرور اور نسب کا افتخار خدا نے مٹا دیا۔ تمام لوگ آدم کی اولاد ہیں۔ اور آدم علیہ السلام مٹی سے بنے ہوئے تھے۔

اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے قریش کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا۔

تمہیں کیا توقع ہے کہ اس وقت میں تمہارے ساتھ کیا کروں گا۔ سب نے جواب دیا۔ ہم آپ سے اچھی امید رکھتے ہیں۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ میں تم سے وہی کہتا ہوں۔ جو یوسفؑ نے اپنے بھائیوں سے کہا تھا۔

"لا تثریب علیکم الیوم اذھبوا فانتم الطلقاء"

آج تم پر کوئی دار وگیر نہیں۔ جاؤ تم سب آزاد ہو۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے بلالؓ کو اذان دینے کا حکم فرمایا۔ قریش کے جملہ سرداروں نے یہ اعلان سنا۔ اور وادی مکہ اذان حق سے گونج اٹھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم ام ہانی کے گھر تشریف لے گئے، غسل فرمایا۔ اور آٹھ رکعتیں صلوٰۃ الفتح کی ادا فرمائیں۔

جاہلیت کے آثار اور بت خانوں کا خاتمہ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم فتح کے بعد پندرہ دن مکہ میں مقیم رہے۔ کعبہ کے چاروں طرف جتنے بت تھے۔ ان کو ختم کرنے کیلئے آپ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے سرایا بھیجے۔ اور یہ منادی کر دی۔

"من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلا یدع فی بیتہٖ صنما۔"

یعنی ہر وہ شخص جو اللہ اور آخرت کے دن پر یقین رکھتا ہے۔ اس کو چاہئے کہ اپنے گھر کے ہر بت کو توڑ دے۔"

تمام بت خانوں کو تڑوا ڈالنے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے مکہ میں کھڑے ہو کر اس کی حرمت و عظمت کا اعلان کیا اور ارشاد فرمایا کہ کسی شخص کے لئے جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان لا چکا ہے۔ یہ جائز نہیں۔ کہ اس میں خون بہائے۔ یا یہاں کے کسی درخت کو کاٹے۔ آپ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے مزید فرمایا۔ کہ نہ مجھ سے پہلے کسی شخص کے لئے یہاں ایسا کرنا جائز تھا اور نہ میرے بعد کبھی کسی کے لئے جائز ہوگا۔" اس کے بعد آپ مدینہ تشریف لائے۔

> نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
> پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا!

بقیہ :- بائبل سے بائبل کی تکذیب

قابل گرفت مواد

کیا بائبل کے پیروکار پاکستانی مسیحی آگاہ نہیں ہیں کہ ہم نے تو محض "نقل کفر کفر نہ باشد"

کے مصداق اپنی کتاب "یہودیت و مسیحیت" (۱) کے مسودۂ مذاہب اہل کتاب کی حقیقت" میں بائبل سے یہوداہ کا اپنی بہو تمر کے ساتھ صحبت کرنے کا قصہ لکھا تھا تو اس پر ان کے ایک نمائندے ڈاکٹر ایل پٹرک نے اسلام آباد سے لاہور آ کر تھانہ سول لائنز میں ہمارے خلاف یہ پرچہ کٹوا دیا تھا کہ اس قصے سے نہ صرف ان کی دل آزاری ہوئی ہے بلکہ ان کے مذہبی جذبات بھی مجروح ہوئے ہیں۔ اس الزام کی بنا پر مسودہ کی ضبطی کے احکام صادر ہوئے اور ہمیں جیل میں بند، ہتھکڑی لگا کر عدالت میں پھرایا گیا تھا، اور ہمیں گریڈ کی اعلیٰ ملازمت سے برطرف بھی کرا دیا گیا۔ تو یہی حق کی فتح اور شکست باطل کا مفہوم ہے کہ: ان کا یہ اقدام اس حقیقت کا برملا اعتراف ہے کہ بائبل تورات میں قابل گرفت فحاشی کے قصے درج ہیں۔ انہیں قرآن مجید کے محرف حوالوں سے ہدایت و نور قرار دے کر قرآن مجید سے ان کی تصدیق ہونے کا ڈھنڈورا پیٹنا سنگین اخلاقی اور قانونی جرائم ہیں۔

جاری ہے

علماء لدھیانہ اور عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ

مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان بہاولپور

عقیدۂ ختم نبوت امت مسلمہ کا قرون اولیٰ سے لے کر آج تک ایک اجماعی عقیدہ چلا آرہا ہے جس کی توضیح یہ ہے کہ سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم خداوند قدوس کے آخری پیغامبر اور رسول ہیں آپ قیامت تک آنے والی تمام کائنات کے ہادی اعظم ہیں آپ کے بعد کسی شخص کو نبوت کی مسند پر فائز نہیں کیا جائے گا۔ آپ کا ارشاد گرامی ہے۔ انہ سیکون فی امتی کذابون ثلاثون کلھم یزعم انہ نبی وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی یعنی میری امت میں تیس کذاب پیدا ہوں گے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ نبی ہے۔ حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں (صحیح مسلم)

بلا مبالغہ قرآن پاک کی بیسیوں آیات اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سینکڑوں احادیث اس کی شہادت دے رہی ہیں یہ مسئلہ قطعی طور پر طے شدہ ہے مذکورہ بالا حدیث میں مدعیان نبوت کے لئے کذاب کا لفظ استعمال فرمایا گیا ہے اور ایک روایت میں دجالون کذابون کہا گیا ہے دجال کا معنی شدید دھوکہ باز۔ تاریخ شاہد ہے کہ جب بھی کسی مدعی نبوت نے اپنے دعویٰ نبوت کو چمکانے کی کوشش کی تو اسے قرآن و حدیث اور اجماع امت کی روشنی میں دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا گیا۔ خواہ مسیلمہ کذاب ہو یا اسود عنسی یا سجاح یا طلیحہ یا حارث اور دوسرے مدعیان نبوت۔ امت مسلمہ نے کبھی تحقیق کرنے کی کوشش نہیں کی کہ وہ عقیدۂ ختم نبوت کے بارے میں کیا کیا تاویلات کرتے ہیں لہٰذا امت مسلمہ قرآن و سنت کے واضح ارشادات کے مطابق چودہ سو سال سے مسلسل احکام، عدالتی فیصلوں اور اجتماعی فتاویٰ میں اسی پر عمل کرتی چلی آئی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جس کسی نے دعویٰ نبوت کیا خواہ وہ مسیلمہ کذاب کی طرح کلمہ گو ہو اور یہ عقیدہ رکھتا ہو کہ آپ کے بعد چھوٹے چھوٹے نبی آسکتے ہیں۔ یا سجاح کی طرح یہ کہتا ہو کہ مردوں کی نبوت ختم ہو گئی اور اب عورتیں نبی بن سکتی ہیں یا مرزا غلام احمد قادیانی کی طرح اس بات کا مدعی ہو کہ غیر تشریعی، ظلی اور بروزی نبی ہو سکتے ہیں امت مسلمہ نے کبھی اس قسم کی تاویلات کو کبھی برداشت نہیں کیا۔ چاہے کتنی بڑی سے بڑی قربانی کیوں نہ دینی پڑے

مرزا غلام احمد کے دعاوی اور علماء امت کا ردّ عمل

چودھویں صدی ہجری میں ملت اسلامیہ کو جن فتنوں کا سامنا کرنا پڑا۔ ان فتنوں میں بدترین اور منحوس فتنہ مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت کا تھا جس نے مسئلہ جہاد کو منسوخ قرار دیا۔ اسلامی عقائد کا مذاق اڑایا۔ انبیاء کرام کو فحش گالیاں دیں قصر اسلام کو منہدم کرنے کے لئے نئی مسیحیت کی بنیاد رکھی انگریز سامراج کی اطاعت کو واجب قرار دیا۔ مجاہدین اسلام کو منکرین خدا کہا۔ قرآن پاک اور احادیث نبویہ میں بے دریغ تحریف کر ڈالی۔ بقول مولانا محمد شریف جالندھری (ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان) چودہ سو سال میں جن ملاحدہ اور زنادقین اور جھوٹی نبوت کے مدعیین نبوت و مہدیت کی تحریفات کو اگر ایک پلڑے میں رکھا جائے تو یقین ہے کہ قادیانی والی تحریفات کا پلڑا بھاری رہے گا۔ مرزا نے انگریز سامراج

کے اشارہ پر اپنے دعاوی باطلہ کا سلسلہ شروع کیا۔

ارشاد ربانی :۔ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون کے مطابق خالق کائنات نے علماء امت کو اس عظیم فتنہ کی تردید کے لئے متوجہ فرمایا۔ سب سے پہلے قطب العالم حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی نے اپنے کشف صحیح کے ذریعے اپنے ایک مرید باصفا حضرت پیر مہر علیشاہ گولڑوی کو اس فتنہ کی تردید کا حکم فرمایا۔ علماء ہند میں سے سب سے پہلے علماء لدھیانہ مولانا محمد، مولانا عبدالعزیز، مولانا عبداللہ، مولانا اسماعیل (رحمہم اللہ تعالیٰ) کو یہ شرف حاصل ہوا۔ کہ انہوں نے قادیانی عقائد باطلہ کی وجہ سے مرزا قادیاں پر تکفیر کا حکم صادر فرمایا۔ ان کے بعد مولانا محمد علی مونگیری، پیر مہر علیشاہ گولڑوی، مولانا مرتضیٰ حسن چاند پوری، سید علی الحائری، مولانا ثناء اللہ امرتسری، قطب الارشاد حضرت علامہ رشید احمد گنگوہی، مولانا محمد یعقوب نانوتوی، شیخ الہند مولانا محمود الحسن دیوبندی، حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی، مولانا نذیر حسین دہلوی، مولانا محمود الحسن بٹالوی اور دیگر بے شمار علماء امت نے تردید قادیانیت پر کارہائے نمایاں سرانجام دیئے۔

ان اکابرین علماء کرام کے اٹھ جانے کے بعد امام العصر علامہ سید انور شاہ کشمیری اس سلسلہ میں گویا مامور اور ملہم من اللہ تھے۔ حضرت علامہ کو اس فتنہ کی شدت نے یہاں تک پریشان کر رکھا تھا کہ آپ مسلسل چھ ماہ تک سو نہیں سکے۔ نیز علامہ نے اپنے تمام شاگردوں اور مریدین کو اس فتنہ کی تردید کے لئے متوجہ فرمایا جن اکابرین نے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کارہائے نمایاں سرانجام دیئے ان میں علماء لدھیانہ سرفہرست ہیں۔

عقیدہ ختم نبوت اور علماء لدھیانہ

آغا شورش کاشمیری لکھتے ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی پر کفر کا فتویٰ ۱۳۰۱ھ مطابق ۱۸۸۴ء میں جاری کیا گیا۔ سب سے پہلے فتویٰ لدھیانہ کے علماء نے جاری کیا جن میں مولانا عبداللہ اور مولانا عبدالعزیز پیش پیش تھے ان کی تائید میں مولوی سید نذیر حسین محدث دہلوی نے فتویٰ صادر کیا پھر دہلی، آگرہ، حیدرآباد، بنگال کے علماء نے فتاویٰ جاری کئے۔

(سوانح سید عطاء اللہ شاہ بخاری ۱۴۲)

تعارف علماء لدھیانہ

مذکورہ بالا چاروں لدھیانوی علماء کرام مولانا عبدالقادر لدھیانوی کے فرزند ہیں۔ مولانا عبدالقادر (متوفی ۱۸۶۰ء) ولیانوالہ ضلع لدھیانہ میں پیدا ہوئے۔ درس نظامی کی ابتدائی تعلیم گھر پر حاصل کی۔ حدیث و تفسیر کے علوم شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے فرزندان گرامی حضرت شاہ عبدالعزیز، حضرت شاہ رفیع الدین، حضرت شاہ عبدالقادر سے حاصل کئے

دہلی سے فراغت حاصل کرنے کے بعد موضع ولیانوالہ ضلع لدھیانہ میں اپنے نانا مولانا عبداللہ (جو اپنے زمانہ کے مشہور ولی اور بہت بڑے عالم تھے) کے قائم کردہ مدرسہ اور خانقاہ کے مہتمم اور مربی مقرر ہوئے۔ تعلیم و تدریس کے علاوہ تصنیف و تالیف کے میدان میں بھرپور حصہ لیا

(تلخیص از جدوجہد حریت مصنف مولانا خلیل ربانی ۴۲ / ۴۳)

تحریک مجاہدین (حضرت سید احمد بریلوی، شاہ اسماعیل شہید) کی مالی اعانت میں بھرپور حصہ لیا۔ انگریز کے خلاف جہاد کا فتویٰ جاری کیا۔ تاحیات برطانوی حکومت کو تسلیم نہیں کیا ۱۸۶۰ء میں وفات پائی۔ مولانا عبدالقادر لدھیانوی کے مذکورہ بالا چاروں فرزندوں نے تحریک آزادی میں بھرپور حصہ لیا۔

مولانا محمد لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ ۱۲۴۵ھ بمطابق ۱۸۳۰ء میں پیدا ہوئے دینی تعلیم یعنی درس نظامی اپنے بزرگوں سے حاصل کی ۱۳۰۱ھ میں مرزا غلام احمد قادیانی اپنے خسر کے ہاں لدھیانہ گئے اور اپنی مجددیت کا راگ الاپنا شروع کر دیا چنانچہ مولانا محمد لدھیانوی فتاویٰ قادریہ میں لکھتے ہیں کہ "مرزا غلام احمد قادیانی نے لدھیانہ شہر میں آکر ۱۳۰۱ھ میں اپنے مجدد ہونے کا دعویٰ کیا۔ عباس علی صوفی، منشی احمد جان، مع مریدان اور مولوی محمد حسن مع اپنے گروہ کے مولوی شاہ دین اور عبدالقادر نے ایک مجمع میں کہا۔ کہ علی الصباح مرزا غلام احمد قادیانی اس لدھیانہ شہر میں تشریف لائیں گے اور اس کی تعریف میں نہایت مبالغہ کر کے کہا جو اس پر ایمان لائے گا۔ گویا کہ وہ اول مسلمان ہوگا۔ مولوی عبداللہ مرحوم نے کمال بردباری اور تحمل سے فرمایا۔ کہ اگرچہ اہل مجلس کو میرا بیان ناگوار گذرے گا۔ لیکن جو بات اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالی ہے بیان کئے بغیر میری طبیعت کا اضطراب دور نہیں ہوگا۔ وہ بات یہ ہے کہ جس کی تم تعریف کر رہے ہو وہ بے دین ہے۔ فتاویٰ قادریہ ص ۲۴) مجلس برخاست ہونے کے بعد مولوی عبداللہ اور مولوی محمد کے درمیان مباحثہ ہوا۔ مولوی عبداللہ نے فرمایا کہ میں نے طبیعت کو بہت روکا لیکن یہ کلام جو میرے دل میں القاء کیا گیا ہے الہام سے کم نہیں۔ مولوی صاحب نے اس

روز سخت پریشان رہے بلکہ شام کو کھانا بھی تناول نہ کیا۔ استخارہ کیا گیا جس سے مرزا کا بے دین ہونا واضح ہوگیا۔ ۔ ۔ ۔ آگے چل کر لکھتے ہیں کہ جس روز قادیانی لدھیانہ شہر میں وارد ہوا۔ راقم الحروف (مولوی محمد) اور مولوی عبد اللہ، مولوی اسمٰعیل نے براہین احمدیہ کو دیکھا تو اس میں کلمات کفریہ کے انبار پائے۔ اور لوگوں کو قبل از دوپہر اطلاع کر دی کہ یہ شخص مجدد نہیں بلکہ زندیق ہے اور ملحد ہے اور گردونواح کے شہروں میں فتوے لکھ کر روانہ کئے کہ یہ شخص مرتد ہے اس موقع پر اکثر نے تکفیر کی رائے کو تسلیم نہ کیا۔ (فتاوی قادریہ صفحہ ۴)

علماء لدھیانہ اور حضرت گنگوہیؒ

اس فتویٰ سے حضرت گنگوہیؒ نے اتفاق نہ کیا۔ قطب الاقطاب حضرت علامہ مولانا رشید احمد گنگوہی علماء احناف و دیوبند کے سرخیل ہیں فقہ و حدیث میں مہارت تامہ حاصل تھی۔ اچانک اس فتویٰ کے آتے ہی مولانا گنگوہیؒ نے اختلاف کیا۔ جس کے نتیجہ میں جانبین میں تحریری گفتگو ہوئی۔ دریں اثنا غالباً جامعہ دارالعلوم دیوبند کا پچاسواں سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔ لدھیانہ برادران وہاں جا پہنچے۔ گفتگو ہوئی۔ حضرت گنگوہی نے فرمایا کہ حضرت مولانا محمد یعقوب نانوتوی ہم سب کے بڑے ہیں اس باب میں جو ارشاد فرمائیں ہمیں منظور ہے۔

مولانا محمد یعقوب صاحبؒ نے ان کے جواب میں تحریر فرمایا کہ یہ شخص میری دانست میں غیر مقلد (آزاد خیال) معلوم ہوتا ہے اس کے الہامات اولیاء اللہ کے الہامات سے کوئی علاقہ نہیں رکھتے نیز اس شخص نے کسی اہل اللہ سے فیضان صحبت حاصل نہیں کیا۔ معلوم نہیں اس کو کس روح کی اویسیت ہے۔ (فتاوی قادریہ ۔ص ۱۷)

نیز فرمایا کہ میں غلام احمد کو اپنی تحقیق میں آزاد خیال لامذہب جانتا ہوں اور آپ قریب الوطن ہونے کی وجہ سے اس کے حالات سے بخوبی واقف ہیں۔ علاوہ ازیں آپ نے اس کی براہین احمدیہ پڑھی ہے میں نے اور مولانا رشید احمد صاحب نے مطالعہ نہیں کیا۔ انتہی۔

واضح رہے کہ یہ مرزا کے ابتدائی زمانہ کی بات ہے جب اس کے کفریہ کلمات منصۂ شہود پر نہیں آئے تھے۔ آگے چل کر جب اس کے دعاوی باطلہ سامنے آئے تو تمام اکابرین علماء ہند نے متفقہ طور پر کفر کا فتویٰ صادر فرمایا۔

شاہ عبدالرحیم سہارن پوری کا استخارہ

بعد ازاں شاہ عبدالرحیم صاحب سہارن پوری رح سے علماء لدھیانہ کی ملاقات ہوئی۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے قادیانی کے متعلق استخارہ کیا تھا۔ میں نے دیکھا کہ یہ شخص بھینسے پر اس طرح سوار ہے کہ منہ دم کی طرف ہے جب غور سے دیکھا تو اس کے گلے میں زنار ہے جس سے اس کا بے دین ہونا ظاہر نظر آتا ہے اور یہ بھی یقیناً کہتا ہوں کہ جو اہل علم اس کی تکفیر میں اب تک متردد ہیں کچھ عرصہ تک سب کافر کہیں گے۔

(فتاوی قادریہ از مولانا محمد لدھیانویؒ ص ۱۷)

قطب الاقطاب گنگوہی کا رجوع

چنانچہ شاہ عبدالرحیم صاحب رح کی پیشین گوئی حرف بحرف صادق آئی حضرت علامہ مولانا رشید احمد گنگوہی اور دوسرے اکابرین امت جو اس کی تکفیر سے پہلوتہی کر رہے تھے اور لوگوں کو اس سے منع کرتے تھے آخر چل کر اس کو مرتد اور خارج از اسلام قرار دینے لگے۔ (رئیس قادیان ج ۱/۲)

رسالہ فتویٰ اور مرزا قادیانی

حضرت مولانا محمد لدھیانوی نے مرزا کی کفریات کو شکار اور ایک رسالہ لکھا جس میں مرزا کی تکفیر کے اسباب اور وجوہ تحریر فرمائے چنانچہ مولانا خلیل اللہ ربانی بجنڈ حریت میں لکھتے ہیں کہ انگریز کے خود کاشتہ پودا مرزا غلام احمد قادیانی متوفی ۱۹۰۸ نے جب نبوت کو ظلی اور بروزی میں تقسیم کیا اور اپنے لئے ظلی نبی ہونے کا دعوی کیا۔ علماء ہند ساکت و حیران تھے مولانا محمد لدھیانوی نے مذکورۃ الصدر رسالہ میں سب علماء سے قبل مرزا کے ارتداد اور کفر پر فتویٰ جاری کیا اور علماء وقت کو مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت اور نزاکت سے آگاہ کیا۔ (جنڈ حریت صفحہ ۹۵، ۹۶)

بہر حال یہ ایک بہت بڑا اعزاز ہے جو رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمان لدھیانوی کے آباؤ اجداد کے حصہ میں آیا۔

این سعادت بزور بازو نیست۔
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ۔

تبلیغ

بائبل سے بائبل کی تکذیب

باب الدعوت

پروفیسر ڈاکٹر احسان الحق رانا

پاکستان کے مسیحی مشنری ادارے اور ان کے رسائل تواتر کے ساتھ ایسے تبلیغی مضامین شائع کر رہے ہیں جن سے قرآن مجید کی آیات کے محرّف حوالوں سے یہ تاثر دیا جاتا ہے کہ قرآن مجید بائبل کو نور و ہدایت قرار دے کر اس کی تصدیق کرتا ہے۔

بائبل، زبور اور انجیل

بائبل کم از کم چھیاسٹھ کتابوں کا مجموعہ ہے۔ اس کی تین کتابوں یعنی زبور، انجیل اور توریت کے سوا نہ تو بائبل کا اور نہ ہی بائبل کی کسی دیگر کتاب کا ذکر قرآن مجید میں کیا گیا ہے۔ قرآن مجید کی رُو سے زبور حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل کی گئی کتاب تھی لیکن بائبل کی زبور حضرت داؤد علیہ السلام کی وفات کے کوئی چار سو برس بعد بابل میں اسیری کے دوران یہودیوں نے تصنیف کی تھی۔

قرآن مجید میں انجیل اس الہامی کتاب کو کہا گیا ہے جو حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام پر ان کی قوم کی اصلاح کے لئے آرامی زبان میں نازل ہوئی تھی لیکن بائبل میں حضرت مسیح علیہ السلام کی آرامی زبان یا یونانی ترجمہ کی کوئی انجیل موجود نہیں بلکہ اس میں ایک کی بجائے چار اناجیل ہیں۔ ان کے مصنفین متی، مرقس، لوقا اور یوحنا ہیں۔ یہ حضرت مسیح علیہ السلام کے رخصت ہو جانے کے بعد یونانی زبان میں لکھی گئی تھیں۔ پس یہ واضح ہو جاتا ہے کہ بائبل اور بائبل کی زبور اور اناجیل اربعہ کا قرآن مجید کے ذریعہ تصدیق ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

توریت

توریت نام کی کوئی کتاب بائبل میں نہیں ہے۔ اس میں استثنا یا تثنیۂ شرع وہ واحد کتاب ہے جس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زبانی بنی اسرائیل کے لئے خدائی احکام درج ہیں۔ اس میں ہدایت اور نور دیکھا جا سکتا ہے۔ اس کی تصدیق قرآن مجید سے بھی ہوتی ہے۔ لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ اہل بائبل کے نزدیک یہ واحد کتاب توریت نہیں بلکہ اسے ملا کر بائبل کی پہلی پانچ کتابیں پیدائش، خروج، احبار، گنتی اور استثنا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تصانیف اور توریت ہیں۔ اس مجموعہ کتب سے لئے قرآن مجید سے صداقت کی دلیل لانے کا کوئی جواز نہیں۔

بائبلی توریت کی حقیقت

بائبل اور بائبلی توریت کی ابتدائی کتاب کا نام "پیدائش" ہے۔

اس میں کثرت کے ساتھ غیر حقیقی، غیر فطری اور غیر سائنسی واقعات بیان کئے گئے ہیں۔ اس میں (العیاذ باللہ) حضرت لوط علیہ السلام کا اپنی دونوں بیٹیوں سے صحبت کرنا، حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسحاق علیہ السلام کا جان بچانے کی خاطر اپنی بیویوں کو دوسروں کے حوالے کرنا، حضرت یعقوب علیہ السلام کا ایک وقت میں دو بہنوں سے شادی کرنا اور ان کے ایک بیٹے روبن کا باپ کی حرم بلہاہ سے صحبت کرنا، اور دوسرے بیٹے یہودا کا اپنی بہو تمر کے ساتھ صحبت کر کے حضرت داؤد علیہ السلام، حضرت سلیمان علیہ السلام اور حضرت مسیح علیہ السلام کے جد فارص کو پیدا کرنے کے ناپاک قصے درج ہیں، ان کی تفصیل بیان کرنے سے ہمارا تو قلم بھی لرزتا ہے۔

قرآن مجید پر بہتان

یہ بات ازحد افسوسناک ہے کہ پاکستان میں ہمارے مسیحی بھائی قابل ضبطی فحاشی کے ان ناپاک قصوں کو کھلم کھلا بیان کرنے والی بائبلی توریت کو قرآن مجید کے محرّف حوالوں کے ذریعے ہدایت اور نور قرار دے کر اس کی قرآن مجید سے تصدیق ہونے کے دلائل پیش کرتے ہیں۔ بھلا یہ ممکن ہے کہ

وہ بے شرمی کی باتوں کے قریب بھی نہ جاؤ خواہ وہ کھلی ہوں یا چھپی ہوئی" (۶ : ۱۵۲) "اور زنا کے قریب بھی نہ پھٹکو کہ یہ بے حیائی اور بُری راہ ہے" (۱۷ : ۳۲)

کی تعلیم دینے والی کتاب ہدایت قرآن مجید اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ ترین انبیائے سابقین سے منسوب کردہ زنا، فحاشی اور بے حیائی کے ناپاک اعمال شنیعہ کی تصدیق کرے؟ اور اس طرح تضاد بیانی کا شکار ہو کر اپنے اس دعویٰ کی تکذیب کرے کہ:

"اگر یہ خدا کے سوا کسی اور کا کلام ہوتا تو اس میں تضاد پائے جاتے"

(۴ : ۸۲)

قرآن مجید کے ذریعے بائبل تورات کو ہدایت و نور قرار دینا خود مسیحیت کے بانی پولس کی تعلیم کے بھی سراسر خلاف ہے کہ اس میں اگر ہدایت و نور ہوتا تو وہ اسے کیلوں سے جڑ کر منسوخ قرار دیتے اور اپنے پیروکار مسیحیوں کے سامنے نہ جتا دیتے (کلسیوں ۲ : ۱۴) اور یہ اعلان نہ کرتے کہ:

"تم جو (تورات کی) شریعت کے وسیلہ سے راستباز ٹھہرنا چاہتے ہو مسیح سے الگ ہو گئے اور فضل سے محروم" (گلتیوں ۵ : ۴)

بائبل تورات میں سے شریعت کے احکام کو اگر نکال دیا جائے تو نور ہدایت کھو کر اس میں بیشتر غیر حقیقی، غیر فطری، غیر تاریخی اور غیر سائنسی اور زنا، فحاشی اور بے حیائی کے قصے دکھائی دیتے ہیں۔ قرآن مجید سے ان کا جواز پیش کرنا بہتان عظیم ہے۔

باقی صفحہ ۱۸ پر

اجلاس مبلغین ختم نبوت

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مبلغین متعینہ اضلاع جھنگ، بہاول پور، اسلام آباد، لاہور، گوجرانوالہ، سرگودھا، لیہ، پنو عاقل، سکھر، کوئٹہ، بہاول نگر اور مرکزی مبلغین ملتان کا ایک اہم ترین اجلاس ۱۰ شوال بروز اتوار صبح ۹ بجے دفتر مرکزیہ ملتان میں ہو رہا ہے دعوت نامے جاری کر دیئے گئے ہیں تاہم اگر کسی کو دعوت نہ ملے تو اسی اعلان کو دعوت نامہ تصور کر کے وقت مقررہ پر اجلاس میں ضرور شرکت کریں۔

(محمد شریف جالندھری)

عیسائیت کی تبلیغ پر پابندی عائد کی جائے

کنری مورخہ ۲ رمضان، دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت کنری میں مولانا محمد حبیب اللہ صاحب نے کنری کے علماء اور معززین کا ایک اجلاس منعقد کیا جس میں مولانا عبید اللہ صاحب، غلام حسین صاحب، میاں عبد الواحد صاحب ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت کنری، قیوم سلطان ناظم نشر و اشاعت کے علاوہ شہر کے معززین نے شرکت کی۔ اجلاس میں عیسائیت کی تبلیغ کے علاوہ حالیہ ایک مسلمان لڑکی کو عیسائی بنانے کے واقعے کے متعلق غور کیا گیا۔ بالآخر یہ طے پایا کہ شہر کے چیئرمین سے ملاقات کی جائے اور ان کو حالات سے آگاہ کیا جائے۔ چیئرمین کے مشورے کے مطابق ۲ رمضان کو ٹاؤن کمیٹی کنری میں ایک میٹنگ ہوئی جس میں مولانا محمد حبیب اللہ مبلغ ختم نبوت کنری، مولانا غلام حسین، مولانا عبید اللہ صاحب کے علاوہ شہر کے معززین نے شرکت کی اور مشن ہسپتال کے پادری کو بلایا گیا ساتھ ہی ٹیلیفون پر اے ایس پی، ڈی ایس پی اور اے سی کو بھی مطلع کیا گیا۔ اے ایس پی۔ ایس پی بھی کنری میں تشریف لائے مولانا حبیب اللہ صاحب مولانا غلام حسین صاحب مولانا عبید اللہ صاحب، محمد اشرف چیئرمین ٹاؤن کمیٹی کنری محمد اصغر ممبر ٹاؤن کمیٹی نے ان کے ساتھ ملاقات کی اور مطالبہ کیا کہ فوری طور پر مذکورہ لڑکی کو مسلمانوں کے حوالے کریں اور آئندہ کے لئے مکمل طور پر عیسائیوں کو تبلیغ سے روکا جائے جس پر ایس پی اور اے ایس پی نے لڑکی کو واپس دلانے اور عیسائیت کی تبلیغ پر کڑی نظر رکھنے کا عہد کیا فی الحال عیسائی پادری اور باقی عیسائی عملہ روپوش ہیں اور کرسچن ہسپتال غیر معینہ مدت کے لئے بند ہے۔

المرسل محمد عثمان آزاد نمائندہ ہفت روزہ ختم نبوت کراچی جامع مسجد بخاری کنری ضلع تھرپارکر

ہفت روزہ ختم نبوت کراچی رجسٹرڈ ایس نمبر ۳۲۱۲

عقیدہ ختم نبوت

● اسلام کا بنیادی جزو ہے ● مذہب کی روح ہے ● دین کی امانت ہے ● وحدت پاکستان کی علامت

● اتحاد و یگانگت اور پاکستان کے استحکام کی ضمانت ہے:

لہٰذا عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ تمام مسلمانوں کا فریضہ ہے۔

الحمد للہ مجلس تحفظ ختم نبوت عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور [illegible] کی ریشہ دوانیوں سے امت مسلمہ کو آگاہ کرنے [illegible] دنیا میں سرگرم عمل ہے۔

[illegible]

[illegible]

"جو شخص [illegible] کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی [illegible] چاہتا ہے [illegible] حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی حفاظت [illegible] ادا کرے۔"

"ہم پر یہ بات کھل گئی ہے کہ کچھ کرنا ہی ہو تو یہ ہے کہ ہم ختم نبوت کا تحفظ کر سکیں۔"

[illegible] ہمیشہ ان کو [illegible] وفات [illegible] مکتوب میں [illegible] دعا کرتے [illegible] تحفظ ختم نبوت [illegible] ہر نوع کی قیادت [illegible] کو پورا فرمائے [illegible]

[illegible]

● دنیا کی [illegible] زبانوں میں لٹریچر شائع کر کے [illegible] ● [illegible] قائم کیے گئے۔

● ربوہ [illegible] کے وہ عظیم الشان مرکز قائم ہیں جہاں [illegible] کا سلسلہ جاری ہے ● ربوہ اسٹیشن پر جامع مسجد کی تعمیر [illegible] ربوہ میں دارالعلوم ختم نبوت اور مسجد کی تعمیر کا کام جاری ہے ● ملک کے مختلف علاقوں میں [illegible] قائم ہیں [illegible] جملہ اخراجات مجلس برداشت کرتی ہے ● اہل اسلام اور مرزائیوں کے درمیان کئی مقدمات زیر سماعت [illegible] کی پیروی مجلس کر رہی ہے ● مجلس کے ماتحت [illegible] تربیت یافتہ مبلغین ملک کے مختلف علاقوں میں تبلیغی خدمات میں مصروف ہیں

ہفت روزہ ختم نبوت کراچی کا اجراء

الحمد للہ گذشتہ ۳۵ سال میں ملک میں یہ پہلا موقع ہے کہ کسی حکومت نے "ختم نبوت" کے نام سے رسالہ شائع کرنے کی اجازت دی ہو [illegible] کی اشاعت [illegible] مجلس نے اپنے محدود وسائل کے باوجود رسالہ کو شائع کرنے کا اہتمام کیا ہے۔ مجلس اس رسالہ کو کامیاب [illegible] سے اپیل کی ہے کہ وہ اس رسالہ کیلئے خصوصی امداد فرماویں اور ہر شخص اس کا خریدار بنے اور دوسروں کو خریدار بنائے

[illegible] میں دار المبلغین کے قیام کی ضرورت

کافی عرصہ سے محسوس کیا [illegible] ایک عظیم الشان دار المبلغین کا قیام عمل میں لایا جائے [illegible] مجلس شوریٰ نے بنگلہ دیش میں [illegible] مبلغین کے قیام کی منظوری دے دی ہے [illegible] منصوبہ پر کام شروع ہو جائے گا۔

لہٰذا ان تمام [illegible] جات کی تکمیل کے لیے آپ سے درخواست ہے کہ اپنی زکوٰۃ، صدقات، عطیات اور فطرہ کی رقم عنایت فرما کر مجلس کے بیت المال کو مضبوط فرماویں۔

[illegible] عطیات، صدقات اور تعمیر مساجد فنڈ، ہفت روزہ ختم نبوت اعانت فنڈ وصول کیے جاتے ہیں۔ رقوم جمع کرانے کے لیے مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ قائم فرماویں

● دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی، جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ پرانی نمائش، ایم اے جناح روڈ کراچی

● دفتر مرکزیہ [illegible] تحفظ ختم نبوت پاکستان، حضوری باغ روڈ، ملتان

کراچی میں [illegible] آف پاکستان [illegible] اکاؤنٹ نمبر ۵۹ میں بھی جمع کروا سکتے ہیں۔